سلسلة المناهج الدراسية

علم الضبط

کلمات قرآنیہ کے ضبط پر مشتمل ایک راہنما کتاب

بقلم

حافظ محمد مصطفیٰ راسخ

نظرثانی وتنقیح

قاری محمد ابراهیم میر محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقدیم

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية

ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

البدر (بونگہ بلوچاں) نزد پھولنگر ضلع قصور

علم الضبط

کلمات قرآنیہ کے ضبط پر مشتمل ایک راہنما کتاب

تالیف

حافظ محمد مصطفیٰ راسخ

نظر ثانی و تنقیح

شیخ القراء استاد الاساتذہ محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب حفظہ اللہ

★ نام کتاب ——— علم الضبط
★ نام مؤلف ——— حافظ محمد مصطفیٰ راسخ
★ ناشر ——— کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیہ
★ طبع اول ——— اکتوبر 2011
★ تعداد ——— 1100
★ کمپوزنگ ——— علی رضا
★ پریس ——— شرکت پرنٹنگ پریس

❶ کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ
ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان
موبائل: 0333-4296679 موبائل: 0333-4358421
موبائل: 0333-4434193 فون : 049-2012990

❷ مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور 042-37230585

❸ مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد

❹ قراءت اکیڈمی، اردو بازار، لاہور

ترتیب

عرضِ مؤلف

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کی ذات کے لیے ہیں، جو ساری کائنات کا خالق، مالک اور روزی رساں ہے۔ ریت کے ذرّات، درختوں کے پتوں اور سمندر کے قطرات سے زیادہ درود و سلام ہوں، آخر الزماں پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور رشد و ہدایت کا منبع بنا کر بھیجا۔

قرآن مجید وہ عظیم الشان کتاب ہے۔ جسے کلام الٰہی ہونے کا شرف حاصل ہے، اور اُس کی تا اَبد حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ (الحجر 15:9)

"اس ذکر کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔"

حفاظت الٰہیہ ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود، قرآن مجید کا ہر لفظ، ہر کلمہ، ہر آیت، ہر سورت، ہر قراءت، یہاں تک کہ کلمات قرآنیہ کا رسم وضبط نہ صرف محفوظ و مامون ہے، بلکہ حفاظت الٰہی کے سائے تلے، تا قیامت دشمنانِ اسلام کے لیے ایک کھلا چیلنج بنا ہوا ہے، جو امتداد زمانہ اور کثرت اَعداء اسلام کے باوجود کسی قسم کی تصحیف و تحریف کا شکار نہیں ہوا۔

سچ فرمایا حق باری تعالیٰ نے:

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (فصلت 42:41)

"باطل نہ اس کے سامنے سے اس پر آ سکتا ہے اور نہ پیچھے سے، یہ ایک حکیم و حمید کی نازل کردہ چیز ہے۔"

سعادت مند ہیں وہ اہل علم جو اس کتاب مبین کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں، اور اپنی بلند پایہ مہارتوں اور صلاحیتوں کو اس کی حفاظت اور نشر و اشاعت میں صرف کر رہے ہیں، اور مستحق مبارک ہیں وہ داعیان حق جو اس کی تعلیمات کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لیے کوشاں ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔" (بخاری: 5027)

زیر نظر کتاب (علم الضبط، کلمات قرآنیہ کے ضبط پر مشتمل ایک راہنما کتاب) بھی اسی جذبہ خدمت قرآنی کا ایک ادنیٰ سا نمونہ ہے، جو استاد محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ کے حکم پر کلیۃ القرآن الکریم کے طلباء کے لیے ان کے تعلیمی منہج کے مطابق تیار کی گئی ہے، تاکہ انہیں علم الضبط کے فنی مباحث سے روشناس کروایا جا سکے، جس میں اس امر کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ عبارت انتہائی آسان، سلیس، عام فہم اور رواں ہو، جسے مبتدی طالب علم بآسانی سمجھ سکے۔ بے جا طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ کے اصول پر عمل کیا گیا ہے اور حتی المقدور مختصر مگر جامع بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود یہ ایک انسانی کاوش ہے، جس میں کمی وبیشی کا پہلو بہر حال باقی رہتا ہے۔ اہل فن سے گزارش ہے کہ اس میں اگر کوئی فروگذاشت پائیں تو ضرور مطلع کریں، ان شاء اللہ اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔

یہ کتاب مقدمہ، بارہ فصول، اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ جس میں ہمارے پیش نظر یہ بات رہی ہے کہ اس کو طالبانِ قرآن کے لیے مفید تر بنایا جائے، اسی لیے ہم نے ہر فصل کے آخر میں تمرینات دی ہیں، تاکہ اصول کے حفظ کے ساتھ ساتھ عملی مشق بھی ہوتی جائے۔ ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو سند قبولیت سے نوازتے ہوئے استاد محترم قاری محمد

ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ نے اپنے قلم ثمین سے اس کی نظر ثانی کے ساتھ ساتھ متعدد مقامات پر اصلاح بھی فرمائی ہے۔

اس کتاب کی تیاری سے ہمارا مقصود یہ تھا کہ علم الضبط پر اردو زبان میں ایک مناسب اور مستند کتاب دستیاب ہو جائے، جو کلیۃ القرآن الکریم کی نصابی ضروریات کی تکمیل کرتی ہو، چنانچہ اس خلاء کو پر کرنے کے لیے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے، جو اپنے فن کی ابتدائی مباحث پر مشتمل ہے اور ایک مفید ترین کاوش ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ اس حقیر خدمت کو میرے، معزز اساتذہ کرام، محترم والدین اور اس کتاب کی طباعت میں کسی بھی قسم کا تعاون کرنے والے سعادت مند حضرات کے لیے، دنیا و آخرت میں مفید اور نافع بنائے اور اعمال صالحہ میں اضافے کا سبب بنائے۔ آمین!

اللّٰھم وفقنا لما تحب و ترضیٰ

حافظ محمد مصطفیٰ راسخ
رکن دار المعارف، اسلامیہ کالج
ریلوے روڈ، لاہور

مقدمہ

مبادیات علم الضبط

- لغوی تعریف
- اصطلاحی تعریف
- نقاط کی اقسام
  - نقط الاعراب
  - واضع
  - تاریخی پس منظر
  - نقط الاعجام
  - واضع
  - تاریخی پس منظر
- موضوع
- فائدہ
- علم الرسم اور علم الضبط میں فرق
- تمرینات

لغوی تعریف

لغوی طور پر ضبط کا معنی ہے۔ "بُلُوْغُ الْغَايَةِ فِي حِفْظِ الشَّيْءِ" کسی شے کو محفوظ بنانے کی انتہائی کوشش کرنا۔ (یعنی خوب محفوظ کرنا، پختہ یاد کرنا)

اصطلاحی تعریف

علم الضبط سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے حرف کو لاحق ہونے والی علامات، حرکت، سکون، تشدید اور مد وغیرہ کی پہچان ہوتی ہے۔ اس کو شکل بھی کہتے ہیں۔

نُقَط کی اقسام

نقط کی دو اقسام ہیں:

① نقط الاعراب

② نقط الاعجام

① نقط الاعراب

نقط الاعراب سے مراد وہ علامات ہیں جو حرکت، سکون، تشدید اور مد وغیرہ پر دلالت کرتی ہیں۔ اس معنیٰ میں یہ ضبط اور شکل کا مترادف ہے۔

واضع

نقط الاعراب کے واضع کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے خلیل بن احمد رحمہ اللہ کو بعض نے نصر بن عاصم اور یحیٰ بن یعمر رحمہ اللہ کو، بعض نے ابوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ کو، بعض نے عبداللہ بن ابواسحاق الحضرمی رحمہ اللہ کو اور بعض نے خلیل بن احمد الفراھیدی رحمہ اللہ کو ان کا واضع قرار دیا ہے۔

ترجیح

لیکن راجح مسلک یہی ہے کہ اس علم کے سب سے پہلے واضع اور مدوّن ''ابوالأسود الدؤلی'' ہیں۔ جنھوں نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں والیٔ بصرہ زیاد بن ابو زیاد رحمہ اللہ کے حکم پر یہ گرانقدر خدمت سرانجام دی۔ امام ابو عمرو دانی رحمہ اللہ، امام ابوداؤد رحمہ اللہ، اور امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے اسی موقف کی تائید کی ہے۔

سبب تدوین اور تاریخی پس منظر

اسلام سے پہلے اہل عرب کی تحریرات حرکات ونقاط سے خالی ہوتی تھیں۔ وہ طبعی طور پر اپنی زبان کو صحیح ادا کرلیا کرتے تھے۔ ان کے لیے قرآن مجید کو بلاحرکات ونقاط کے پڑھنا چنداں مشکل نہ تھا۔ جب فتوحات اسلامیہ کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور عرب وعجم کا اختلاط ہونے لگا تو عجمی نومسلم افراد، اعراب کی واقفیت نہ ہونے کی بناء پر غلطی کھانے لگے۔ ایسا ہی ایک واقعہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا۔

اہل علم کے بیان کے مطابق سیدنا اُمیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے والیٔ بصرہ زیاد بن ابوزیاد کو پیغام بھیجا کہ اپنے بیٹے عبیداللہ بن زیاد کو میرے پاس بھیجو۔ جب عبیداللہ بن زیاد، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور ان کے ساتھ گفتگو کی تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ وہ اپنی کلام میں غلطیاں کرتا ہے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے باپ زیاد بن ابوزیاد کے پاس واپس لوٹا دیا اور ان کو خط لکھا جس میں انہیں ان کے بیٹے کی غلطیوں پر ملامت کی۔ اس واقعہ کے سرزد ہو جانے کے بعد والیٔ بصرہ زیاد نے نحو کے امام، ابوالأسود الدؤلی کو پیغام بھیجا اور کہا:

عجمیوں نے لغت عرب کو بگاڑ دیا ہے۔ آپ ایسے اصول وضوابط وضع کردیں جس سے لوگ اپنی کلام کی اصلاح کرلیں اور کلام اللہ کو درست پڑھ سکیں۔ امام ابوالأسود الدؤلی

نے زیاد کے اس مطالبہ کو پورا کرنے سے معذرت کر لی اور کام سے انکار کر دیا۔ چنانچہ زیاد نے صورتحال کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے یہ ترکیب اختیار کی کہ ایک شخص کو، ابوالاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ کے راستے میں بٹھا دیا اور اس کو سمجھا دیا کہ جب تیرے پاس سے، ابوالاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ گزرے تو قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دینا اور عمداً اس میں غلطی کر دینا۔ اس نے ایسے ہی کیا۔ جب امام ابوالاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ اس آدمی کے پاس سے گزرے تو اس نے قرآن مجید کی تلاوت کرنا شروع کر دی اور پڑھا (أَنَّ اللّٰهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولِهِ) (التوبۃ:3) (یعنی لفظ 'و رسوله' کے لام کو کسرہ کے ساتھ پڑھا) جس کا ترجمہ یوں ہوتا ہے کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ مشرکوں اور اپنے رسول سے بری الذمہ ہے۔

جب ابوالاسود نے سنا تو چونک کر کہا: معاذ اللہ! اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے بری الذمہ ہو سکتا ہے۔ پھر فوراً زیاد کے پاس پہنچے اور کہا کہ میں آپ کا مطالبہ قبول کرتا ہوں اور قرآن مجید کے اعراب لگانے سے کام کا آغاز کرتا ہوں۔

چنانچہ امام ابوالاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ نے قبیلہ قریش یا قبیلہ عبدالقیس کے تیس (30) آدمیوں میں سے ایک شخص کو منتخب کیا اور اعراب لگانے کا کام شروع کر دیا۔ آپ نے اسے ہدایت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

تم مصحف کی روشنائی سے مختلف روشنائی لے لو اور میرے ہونٹوں کا دھیان رکھو، جب میں فتحہ کے لیے ہونٹ کھولوں تو حرف کے اوپر ایک نقطہ لگا دینا، جب ہونٹوں کو گول کروں (یعنی ضمہ پڑھوں) تو حرف کے سامنے ایک نقطہ لگا دینا، اور جب ہونٹوں کو جھکاؤں (یعنی کسرہ پڑھوں) تو حرف کے نیچے ایک نقطہ لگا دینا اور جب تنوین پڑھوں تو ایک کی بجائے دو دو نقطے لگانا۔ حتیٰ کہ انہوں نے اعراب قرآن کا کام مکمل کر لیا۔

امام ابوالاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ نقطے نقط الاعجام کی مانند گول تھے اور مصحف کی روشنائی سے مختلف روشنائی کے ساتھ لگائے گئے تھے۔

مذکورہ کلام سے دو نکات مستنبط ہوتے ہیں۔

① نقط الاعراب کے سب سے پہلے واضع امام ابوالأسود الدؤلی رحمہ اللہ ہیں۔

② امام ابوالأسود الدؤلی رحمہ اللہ نے فقط نقط الاعراب لگائے اور نقط الاعجام سے تعرض نہ کیا۔

امام ابوالأسود الدؤلی رحمہ اللہ کے بعد اہل علم انہی کے وضع کردہ نقط الاعراب پر عمل کرتے رہے، یہاں تک خلافت عباسیہ کا زمانہ آ گیا۔ اس زمانہ میں امام خلیل بن احمد البصری رحمہ اللہ نے ابوالأسود الدؤلی کی وضع کردہ علامات میں بعض مناسب تبدیلیاں کیں۔ انہوں نے فتحہ کی علامت بچھا ہوا چھوٹا الف مقرر کی، کیونکہ فتحہ میں اشباع کرنے سے الف پیدا ہوتا ہے۔ اور ضمہ کی علامت چھوٹی واؤ مقرر کی، کیونکہ ضمہ میں اشباع کرنے سے واؤ پیدا ہوتی ہے۔ اور کسرہ کی علامت چھوٹی یاء مقرر کی کیونکہ کسرہ میں اشباع کرنے سے یاء پیدا ہوتی ہیں۔

امام ابوالأسود الدؤلی کے طریق اعراب کو 'الشکل المدور' اور خلیل بن احمد رحمہ اللہ کے طریق اعراب کو 'الشکل المستطیل' کا نام دیا گیا ہے۔

امام خلیل بن احمد رحمہ اللہ نے ان علامات میں مزید اضافہ کرتے ہوئے تشدید کی علامت 'ش' کا سرا، سکون کی علامت 'خ' کا سرا، اور ہمزہ، اشمام و اختلاس وغیرہ کی بھی علامات مقرر کیں۔ جن کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔ امام خلیل بن احمد رحمہ اللہ کے زمانہ سے لے کر آج تک معمولی اصلاح و تبدیلی کے ساتھ انہی علامات پر عمل ہو رہا ہے۔

② نقط الاعجام

نقط الاعجام سے مراد وہ علامات ہیں جو حروف کو باہم ایک دوسرے سے ممتاز کرتی ہیں۔ تاکہ معجم حروف مہمل حروف کے ساتھ ملتبس نہ ہوں۔

معجم حروف کی تعداد پندرہ ہے۔

ب، ت، ث، ج، خ، ذ، ز، ش، ض، ظ، غ، ف، ق، ن، ي

جبکہ مندرجہ ذیل پانچ حالات میں 'ي' کے نقطے نہ لگانے پر عمل ہے۔

① جب یاء متطرفہ ہو جیسے: محیای

② جب ہمزہ کی صورت میں ہو جیسے: لئلا

③ جب کسی حرف کے عوض میں ہو۔ متوسطہ ہو جیسے۔ ھدیھم یا متطرفہ ہو جیسے۔ فھدیٰ

④ جب اجتماع مثلین کی وجہ سے محذوفہ ہو اور اس سے الحاق مقصود ہو۔ متوسطہ ہو جیسے النَّبِیِّنَ، یا متطرفہ ہو جیسے، یستحی ۦ

⑤ جب صلہ پر دلالت کرنے کے لیے ملحق کر دی گئی ہو جیسے (بہ ۦ کثیرا) (فیہ ۦ ھدی)

مہمل حروف کی تعداد تیرہ ہے۔

ا، ح، د، ر، س، ص، ط، ع، ک، ل، م، و، ہ

واضع

نقط الاعجام کے واضع کے بارے میں بھی اہل علم ﷭ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح قول کے مطابق نقط الاعجام کے واضع نصر بن عاصم اور یحیی بن یعمر ﷭ ہیں۔ جنہوں نے خلیفۂ وقت عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں والیٔ عراق حجاج بن یوسف الثقفی کے حکم پر یہ گرانقدر خدمت سرانجام دی۔

سبب تدوین اور تاریخی پس منظر

جب فتوحات اسلامیہ کا دائرہ وسیع ہو گیا اور اسلام میں داخل ہونے والے عجمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی تو نتیجۃً لغت عرب میں تحریف و بگاڑ بھی عام ہونے لگا اور خدشہ لاحق ہو گیا کہ کہیں یہ تحریف قرآن مجید کو بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔

اسی اندیشے کے پیش نظر عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ نے والی عراق حجاج بن یوسف کو حکم دیا کہ وہ اس تحریف و بگاڑ کو قرآن مجید کی حدود تک پہنچنے سے دور رکھیں۔ چنانچہ حجاج بن یوسف نے اس عظیم الشان خدمت کی انجام دہی کے لیے امام نصر بن عاصم رحمہ اللہ اور امام یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ کو منتخب کیا۔ یہ دونوں علماء کرام فنون قراءات اور علوم لغت عرب میں اپنے وقت کے امام تھے۔ چنانچہ ان دونوں ائمہ کرام نے مل کر نقط الاعجام وضع کیے تا کہ حروف آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ملتبس نہ ہوں۔

انہوں نے نقط الاعجام لگانے کے لیے مصحف کی روشنائی کے موافق روشنائی استعمال کی تا کہ امام ابوالاسود الدؤلی رحمہ اللہ کے لگائے ہوئے نقط الاعراب سے ممتاز ہوسکیں۔

فائدہ

مذکورہ کلام سے محسوس ہوتا ہے کہ نقط الاعراب، نقط الاعجام سے مقدم ہیں کیونکہ زیاد بن ابو زیاد اور امام ابوالاسود کا زمانہ حجاج بن یوسف اور نصر بن عاصم و یحییٰ بن یعمر کے زمانے سے مقدم ہے۔ اور ''شکل'' ان دونوں قسم کے نقاط سے متاخر ہے۔ کیونکہ خلیل بن احمد کا زمانہ ان تینوں ائمہ کرام (ابوالاسود، نصر بن عاصم اور یحییٰ بن یعمر) کے زمانے سے متاخر ہے۔

موضوع

علم الضبط کا موضوع وہ علامات ونشانات ہیں جو حرف کو پیش آنے والے حالات مثلاً حرکت، عدم حرکت، محل حرکت اور لونِ حرکت وغیرہ پر دلالت کرتی ہیں۔

فائدہ

حروف میں پائے جانے والے التباس کا خاتمہ، تا کہ مشدد مخفف کے ساتھ، متحرک ساکن کے ساتھ اور مفتوح، مضموم یا مکسور کے ساتھ ملتبس نہ ہو۔

علم الرسم اور علم الضبط میں فرق

علم الرسم اور علم الضبط میں دو بنیادی فرق ہیں:

① علم الرسم ابتدائے کلمہ اور اس پر وقف کرنے کے مسائل پر مبنی ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ کلمہ مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں ابتدائے کلمہ کا اعتبار کرتے ہوئے لفظ جلالہ کے ہمزہ وصلی کو ثابت رکھا گیا ہے اور وقف کا اعتبار کرتے ہوئے لفظ 'محمد' کی دال سے تنوین کو حذف کر دیا گیا ہے۔ (رسم قرآنی میں نظر آنے والی یہ تنوین حقیقتاً رسم عثمانی میں موجود نہیں ہے یعنی وقفاً اس کو محمدٌ کی بجائے 'محمدْ' پڑھا جائے گا۔) جبکہ علم الضبط وصل کا لحاظ رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ کلمہ مِن رَّبِّهِمْ میں (من) کا نون سکون سے خالی ہے، کیونکہ یہاں ادغام کامل ہو رہا ہے۔

② علم الرسم کلمہ کے حروف کے اثبات و حذف سے متعلق ہوتا ہے جبکہ علم الضبط حروف کو پیش آنے والے حالات حرکت، سکون، شد اور مد وغیرہ سے متعلق ہوتا ہے۔

تمرین

- علم الضبط کی لغوی واصطلاحی تعریف کریں؟
- نقط الاعراب ونقط الاعجام کی الگ الگ تعریف کریں؟
- نقط الاعراب ونقط الاعجام میں فرق واضح کریں؟
- کیا نقط الاعراب ونقط الاعجام کا واضع ایک ہے؟
- نقط الاعراب ونقط الاعجام کا سبب تدوین اور تاریخی پس منظر قلمبند کریں؟
- الشکل المدور اور الشکل المستطیل کا زمانہ تدوین کونسا ہے؟
- امام ابوالاسود الدؤلی اور امام خلیل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نقاط کی کیفیت واضح کریں؟
- تدوین نقاط سے پہلے مصاحف کی کیفیت پر روشنی ڈالیں؟
- مثال دے کر علم الرسم اور علم الضبط کا فرق واضح کریں؟
- علم الضبط کا موضوع اور فائدہ لکھیں؟

علامت ضبط کا بیان:

وہ علامات جن کے ذریعے کلمات منضبط کیے جاتے ہیں، پانچ ہیں:

① حرکت

② سکون

③ تشدید

④ مد

⑤ ہمزہ

فصل اول

حرکت کا بیان

حرکت کی تین اقسام ہیں:

① فتحہ

② ضمہ

③ کسرہ

نوٹ: احکامِ ضبط میں حرکات کو سب سے پہلے اس لیے لائے ہیں کیونکہ علامات ضبط کے واضع اول امام ابوالاسود الدؤلی رحمہ اللہ نے بھی حرکت سے آغاز کیا تھا۔ اور اس کے بعد تنوین کی علامات وضع فرمائی تھیں، اور ان میں بھی فتحہ کو مقدم رکھا تھا۔

① فتحہ

فتحہ کی علامت وہ چھوٹا سا الف ہے جو متحرک حرف کے اوپر یا سامنے مبطوح (ترچھا بچھا ہوا) ہوتا ہے۔ اس کو ترچھا اس لیے وضع کیا گیا ہے، تاکہ سیدھے الف کے ساتھ مشابہ نہ ہو جائے اور چھوٹا اس لیے تاکہ اصل اور فرع میں فرق باقی رہے۔

بعض حضرات نے اس فتحہ کی مقدار تین نقطے شمار کرائی ہے۔

محل فتحہ

محل فتحہ کے بارے علماء ضبط کے ہاں دو قول پائے جاتے ہیں:

① اس کو مفتوح حرف کے اوپر رکھا جائے گا، کیونکہ فتحہ بلندی چاہتا ہے یعنی فتحہ انفتاح فم وصوت سے ادا ہوتا ہے۔ اور اسی قول پر عمل ہے۔ جیسے ـَـ ، لَهٗ

② بعض کے نزدیک مفتوح حرف کے سامنے رکھا جائے گا، لیکن یہ قول ضعیف ہے۔ جیسے ـَـ ، لـَه

② ضمہ

ضمہ کی علامت وہ چھوٹی سی واؤ ہے جو متحرف حرف کے اوپر، سامنے یا درمیان میں لکھی جاتی ہے، اس واؤ کی شکل کو چھوٹا کر کے اس لیے وضع کیا گیا ہے تاکہ اصل واؤ، اور واؤ صلہ کے ساتھ التباس نہ ہو۔

محل ضمہ

محل ضمہ کے بارے میں علماء ضبط کے ہاں تین اقوال پائے جاتے ہیں:

حرف کے اوپر	ـُ	، الحمدُ
حرف کے سامنے	ـــُ	، الحمدٗ
حرف کے درمیان	ــُــ	، الحمدٗ

مذکورہ تینوں طریقوں میں سے پہلا طریقہ معمول بہ اور راجح ہے، جبکہ تیسرا طریقہ ضعیف ہے۔

واؤ کی ہیئت میں علماء ضبط کا اختلاف

واؤ کا سرا باقی رکھنے میں علماء ضبط کا اختلاف ہے

(i) اہل مشرق اس کو باقی رکھتے ہیں اور یہی معمول بہ مذہب ہے۔ جیسے ـُ

(ii) اہل مغرب اس کو حذف کر دیتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ ٹیڑھی دال بن جاتی ہے۔

جیسے ـُ ، قَدْ

③ کسرہ

کسرہ کی علامت پیچھے کی طرف لوٹائی ہوئی یاء ہے، جو متحرک حرف کے نیچے لکھی جاتی ہے۔ جیسے: 'یـــے' پھر اسکے دونوں نقطوں اور سر کو گرا دیا گیا تو اس کی شکل یہ رہ جاتی ہے۔ ـِ

محل کسرہ

اگر حرف مکسور معرق (پیٹ والا) ہو جیسے ل، ن، س وغیرہ تو یہ علامت اس کے پیٹ کے شروع میں نیچے لکھی جائے گی، جیسے: الرحمنِ

وگرنہ حرف کے نیچے بالکل درمیان میں لکھی جائے گی، جیسے: الرحیمِ

یاء کی ہیئت میں علماء ضبط کا اختلاف

یاء کے سرے اور نقطوں کو ساقط کرنے پر علماء مشارقہ و علماء مغاربہ دونوں کا اتفاق ہے اور یہ فتحہ کی طرح حرف جرۃ (یعنی "ے" نقطوں اور سرے کے بغیر) کو ثابت رکھتے ہیں:

جبکہ متقدمین میں 'ضمہ' کی طرح کسرہ کے سرے کو بھی باقی رکھنے کا معمول تھا۔

اور یہ دونوں قول ہی صحیح ہیں:

متقدمین کے مطابق ضبط کسرہ: ـِ ، الرحیمِ

متاخرین کے مطابق ضبط کسرہ: ـِ ، الرحیمِ

فائدہ:

مذکورہ حرکاتِ ثلاثہ ہر متحرک حرف کی حرکت پر مشتمل ہیں، چاہے اس کی حرکت، حرکتِ اعرابی ہو (یعنی عامل کے آنے سے بدلنے والی ہو) یا حرکتِ بنائی ہو (یعنی عامل کے آنے سے نہ بدلے) یا حرکتِ عارضی ہو (یعنی اجتماع ساکنین یا نقل حرکت کی وجہ سے آئی ہو۔)

حرکات کی وجہ تسمیہ

حرکات ثلاثہ کے نام، واضع اول امام ابوالاسود الدؤلی رحمہ اللہ کے قول سے مستنبط ہیں۔ جب انہوں نے قرآن مجید پر اعراب لگانے کا کام شروع کیا تو اپنے منتخب کردہ کاتب کو کہا: "فَاِذَا فَتَحتُ شَفَتَيَّ فَانقُط فَوقَ الحَرفِ" جب میں اپنے ہونٹ کھولوں تو حرف کے اوپر نقطہ (علامت فتحہ) لگا دینا۔ اسی وجہ سے فتحہ نام رکھا گیا ہے۔ ضمہ کے بارے میں فرمایا: 'وَاِنْ ضَمَمتُهَا فَانقُط اَمَامَهٗ' اور جب میں اپنے ہونٹوں کو گول کروں تو حرف کے سامنے نقطہ لگا دینا۔ اسی سے ضمہ نام پڑ گیا۔ اور کسرہ کے بارے میں فرمایا تھا: 'وَاِنْ كَسَرتُهُمَا فَانقُط تَحتَهٗ' جب میں انہیں (یعنی ہونٹوں کو) جھکاؤں تو حرف کے نیچے نقطہ (علامتِ کسرہ) لگا دینا۔ اسی سے کسرہ نام پڑ گیا۔

گویا تینوں حرکات کے نام موصوف کے قول سے ماخوذ ہیں:

حروفِ مقطعات کا ضبط

حروف مقطعات کے ضبط میں علماء ضبط کا اختلاف ہے

① مشارقہ حروف مقطعات پر حرکات نہیں لگاتے۔ جیسے: الٓمٓ، طه

② مغاربہ دیگر حروف کی مانند حروف مقطعات پر بھی حرکت لگاتے ہیں:
جیسے: أَلٓمِّٓ ، طَهَ

فصل ثانی

تنوین کا بیان

اس باب میں درج ذیل مباحث ہیں:

- ❑ منون حروف کا ضبط اور اقسام
- ❑ نون تنوین کا ضبط
- ❑ نون تنوین کے بعد آنے والے حروف کا ضبط
- ❑ نون ساکن کا ضبط
- ❑ نون ساکن کے بعد آنے والے حروف کا ضبط
- ❑ تمرین

تنوین کا بیان

حرکات کے بیان میں مفرد حرکات کے ضبط (یعنی ایک فتحہ، ایک ضمہ اور ایک کسرہ) کا بیان گزر چکا ہے۔ یہاں ہم دو دو حرکات (یعنی دو زبر، دو زیر اور پیش) کے ضبط پر روشنی ڈالیں گے۔ اصطلاح قراء میں دو حرکات کے اجتماع کو نون تنوین کہا جاتا ہے۔ اور جس حرف پر دو حرکات ہوں اسے منون کہتے ہیں:

منون حرف کا ضبط اور اقسام

منون حرف کی دو اقسام ہیں:

① غیر مقصور

منون حرف اگر غیر مقصور ہو تو اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

1 مکتوب بالالف ہو

منون غیر مقصور اگر مکتوب بالالف ہو تو اس کی ایک ہی قسم ہے کہ وہ منصوب ہو اور اس کے آخر میں ہمزہ یا تائے تانیث نہ ہو۔ جیسے: علیماً

اس قسم کے ضبط میں چار مذاہب ہیں:

پہلا مذہب: حرکت اور تنوین دونوں کی علامت کو الف سے پہلے حرف پر لگا دیا جائے۔

جیسے عَلیمًا

یہ مذہب امام خلیل وسیبویہ کا ہے، بعض مشارقہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی معمول بہ ہے۔

دوسرا مذہب: دونوں علامت کو الف کے اوپر لگا دیا جائے۔ جیسے: علیماً

یہ امام دانی اور امام ابوداؤد کا مذہب ہے، اہل مدینہ، اہل کوفہ و بصرہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، مغاربہ کا بھی اسی پر عمل ہے۔

تیسرا مذہب: مذکورہ دونوں مذاہب میں تطبیق کی راہ اختیار کرتے ہوئے حرکت کی علامت کو الف سے پہلے حرف پر، اور تنوین کی علامت کو الف کے اوپر رکھ دیا جائے۔

جیسے: علیمَاً

چوتھا مذہب: حرکت کی علامت کو الف سے پہلے حرف پر، اور دوبارہ دونوں علامات کو الف پر لگا دیا جائے۔ جیسے: علیمَاً

مذکورہ چاروں مذاہب میں سے آخر الذکر دونوں مذاہب ضعیف ہیں:

2 مکتوب بغیر الالف ہو

منون غیر مقصور اگر مکتوب بغیر الالف ہو تو اس کی چار اقسام ہیں:

(i) منصوب ہو اور اس کے آخر میں ہمزہ ہو، جیسے ماءً

(ii) منصوب ہو اور اس کے آخر میں تائے تانیث ہو، جیسے: رحمةً

(iii) مرفوع ہو، جیسے: رءوفٌ رحیمٌ

(iv) مجرور ہو، جیسے: من غفورٍ

ان چاروں اقسام میں سے پہلی قسم (ماءً) کے ضبط میں تین مذاہب ہیں۔

پہلا مذہب: الف کے بعد ہمزہ لگا دیا جائے اور اس ہمزہ پر دونوں علامات لگا دی جائیں اور اس کے ساتھ کوئی شی ملحق نہ کی جائے، جیسے: مَآءً

یہی مذہب راجح اور معمول بہ ہے۔

دوسرا مذہب: الف کے بعد ہمزہ لگا دیا جائے اور اس ہمزہ کے بعد چھوٹا سا الف لگا دیا جائے اور دونوں علامات اس چھوٹے الف پر لگا دی جائیں، جیسے: ماءاً

تیسرا مذہب: الف سے پہلے چھوٹا سا الف لگا دیا جائے اور ان دونوں الفات کے درمیان ہمزہ رکھ دیا جائے، اور اس ہمزہ پر دونوں علامات لگا دی جائیں، جیسے: مـاءًا

آخری دونوں مذاہب ضعیف ہیں:

○ جبکہ باقی تینوں اقسام (مثلاً رحمة، رءوف رحیم اور من غفور جیسے کلمات) میں ضبط کچھ یوں ہوگا کہ

رحمة جیسے کلمات اگر مرفوع یا منصوب ہوں تو تنوین ان کے اوپر لگادی جائے گی جیسے

رَحْمَةً ، رَحْمَةٌ

اور اگر مجرور ہوں تو ان کے نیچے لگادی جائے گی جیسے: رَحْمَةٍ

اور رحیم، غفور، جیسے کلمات اگر مرفوع ہوں تو تنوین ان کے اوپر لگادی جائے گی جیسے: رءوفٌ رَّحیمٌ

اور اگر مجرور ہوں تو ان کے نیچے لگادی جائے گی جیسے: من غفورٍ

② مقصور

منون حرف اگر مقصور ہو تو اس کے ضبط میں "علیماً" والے چاروں مذاہب پائے جاتے ہیں، برابر ہے کہ وہ منون حرف مرفوع ہو جیسے: سِحْرٌ مُّفْتَرًى

یا منصوب ہو جیسے : سمعنا فتًى

یا مجرور ہو جیسے : في قرًى مُحصنة

جو مذہب "علیمًا" میں معمول بہ ہے، وہی مذہب ان الفاظ میں بھی معمول بہ ہے۔ (یعنی خلیل اور سیبویہ کا مذہب)

نوٹ: "لیکونًا، لنسفعًا" کے نون تاکید، "اذًا" جوابیہ کے نون تنوین اور "من ربا" معمول بہ رسم بالالف کی صورت میں۔ مذکورہ چاروں کلمات کا ضبط بھی "علیماً" کی مثل ہوگا۔ یعنی "علیماً" کی مانند ان کے ضبط میں بھی چار مذاہب ہیں، اور معمول بہ مذہب وہی ہے۔ جو "علیماً" میں ہے۔

نون تنوین کا ضبط

✿ اگر نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے تو دونوں حرکات کو اوپر نیچے مساوی رکھا جائے گا، جیسے "ـً" اس کو اصطلاح میں 'ترکیب' کہتے ہیں۔

نوٹ: جمہور قراء کرام کے نزدیک حروف حلقی چھ (ء، ھ، ع، ح، غ، خ) ہیں جبکہ امام ابوجعفر مدنی کے نزدیک چار (ء، ھ، ع، ح) ہیں۔

سبب

چونکہ نون تنوین اور حروف حلقی کے مخارج باہم بعید ہیں، لہٰذا ترکیب لا کر اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مخارج کی مانند یہ حروف رسماً (کتابت میں) بھی بعید ہیں۔

✿ اگر نون تنوین کے بعد حروف حلقی اور باء کے علاوہ کوئی حرف آ جائے تو دونوں حرکات کو پے در پے آگے پیچھے رکھا جائے گا۔ جیسے "ـًـ" اس کو اصطلاح فن میں ''اتباع'' کہتے ہیں۔

سبب

چونکہ نون تنوین اور ان حروف کے مخارج، باہم قریب ہیں، لہٰذا اتباع لا کر اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مخارج کی مانند یہ حروف رسماً (کتابۃً) بھی قریب ہیں۔

✿ اگر نون تنوین کے بعد حرفِ اقلاب باء آ جائے تو نون تنوین کے ضبط میں دو مذاہب ہیں:

① علامت حرکت لگا کر علامت تنوین کے عوض میں چھوٹی سی میم لگا دی جائے تا کہ اس اُمر کی طرف اشارہ ہو جائے کہ جب نون تنوین کے بعد باء آ جائے تو نون تنوین باء سے بدل جاتا ہے، جیسے علیمٌۢ بما

اس مذہب کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور اسی پر عمل ہے۔

② حرکت اور تنوین دونوں کی علامت پے در پے لگادی جائیں، جیسے: علیمٌ ُ بما
اس مذہب کو امام دانی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نوٹ: بعض مشارقہ نے (علامت تنوین و حرکت ایک ساتھ لکھنے والی) دوسری صورت کو اختیار کر کے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ چھوٹی سی میم کو اقلاب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بڑھادیا ہے، لیکن یہ ضعیف ہے۔ کیونکہ اس سے عوض اور معوض دونوں کا اجتماع لازم آتا ہے۔ جیسے: علیمٌ م بما۔

آج کل پاکستانی مصاحف میں اسی پر عمل ہو رہا ہے۔

نون تنوین کے بعد آنے والے حروف کا ضبط

- اگر نون تنوین کے بعد حروفِ حلقی، حروفِ اخفاء اور حرفِ اقلاب میں سے کوئی حرف آجائے تو اس حرف پر فقط حرکت ہی لگائی جائے گی۔ جیسے:

عَلِیمًا حَکِیما، کَلِمَةً طَیِّبَةً، عَلِیمٌ م بِذَاتِ الصُّدُورِ

- اگر نون تنوین کے بعد حروف ادغام (لم نر) میں سے کوئی حرف آجائے تو اس حرف پر حرکت کے ساتھ ساتھ تشدید بھی لگائی جائے گی تاکہ کمال ادغام کی طرف اشارہ ہو جائے۔ جیسے: هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ، هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ، يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ، غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

- اگر نون تنوین کے بعد حروفِ ادغام (و، ی) میں سے کوئی حرف آجائے تو جمہور کی قراءت کے مطابق اس حرف کو علامت حرکت لگا کر تشدید سے خالی رکھا جائے گا تاکہ ادغام ناقص کی طرف اشارہ ہو جائے۔ جیسے: وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ، رَغَدًا وَادْخُلُوا۔ (پاکستانی مصاحف میں تشدید لگائی جاتی ہے)

جبکہ امام خلف عن حمزہ رحمہ اللہ اور ادغام میں ان کی موافقت کرنے والوں کی قراءت پر، ادغام کامل کی طرف اشارہ کرنے کے لیے حرکت کے ساتھ ساتھ تشدید بھی لگائی جائے گی۔ جیسے

وَبَرْقٌ يَّجْعَلُونَ، رَغَدًا وَّادْخُلُوا

فائدہ:

جب اجتماع ساکنین کی وجہ سے نون تنوین متحرک ہو جائے تو اظہار کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اس کے ضبط میں ترکیب پر عمل ہے، جیسے: مَحْظُورًا انْظُر، سوائے (عَادًا الْأُولىٰ) کی ادغام والی قراءت کے، کیونکہ اس میں کمال ادغام کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اتباع اور تشدید لام پر عمل ہے۔ جیسے عادًا الُّولی۔

نون ساکن کا ضبط

نون ساکن کی بحث اگر چہ سکون کی فصل میں آنا چاہیے تھی، لیکن نون تنوین اور نون ساکن کے درمیان گہری مناسبت کی بناء پر اس کو یہیں بیان کیا جا رہا ہے۔

نون ساکن کے ضبط کی متعدد صورتیں ہیں، مثلاً:

- اگر نون ساکن کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے تو نون ساکن کے اوپر علامت سکون لگا دی جائے گی تا کہ اظہار کی طرف اشارہ ہو سکے۔ جیسے: مَنْ اٰمَنَ، مَنْ هَاجَرَ، أَنْعَمْتَ، يَنْحِتُونَ، مِنْ غِلٍّ، مِنْ خَيْرٍ۔

نوٹ: جمہور قراء کرام کے نزدیک حروف حلقی چھ ہیں جبکہ امام ابوجعفر رحمہ اللہ کی قراءت میں حروف حلقی کی تعداد چار ہے، جیسا کہ پہلے بھی گزر چکا ہے۔

- اگر نون ساکن کے بعد حروف حلقی اور حرفِ اقلاب باء کے علاوہ کوئی حرف آ جائے تو عدم اظہار کی طرف اشارہ کرنے کے لیے نون ساکن کو خالی رکھا جائے گا، جیسے: مِن شَرِّ، يُنفِقُونَ
- اگر نون ساکن کے بعد حرفِ اقلاب باء آ جائے تو نون ساکن کے ضبط میں دو مذاہب ہیں۔

① نون ساکن کو علامت سکون سے خالی کر کے اس کے اوپر چھوٹی سی میم لگا دی جائے

تا کہ اقلاب کی طرف اشارہ ہو سکے، جیسے: مِن ۢ بَعْدِ

اس مذہب کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور اسی پر عمل ہے۔

② نون ساکن کو علامتِ سکون اور چھوٹی میم دونوں سے خالی رکھا جائے تا کہ عدم اظہار کی طرف اشارہ ہو جائے، جیسے: مِن بَعْدِ

اس مذہب کو امام دانی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نون ساکن کے بعد آنے والے حروف کا ضبط

✿ اگر نون ساکن کے بعد حروفِ حلقی، حروفِ اخفاء اور حرفِ اقلاب باء میں سے کوئی حرف آ جائے تو اس حرف پر فقط علامتِ حرکت ہی لگائی جائے گی، جیسے:

مَنْ عَمِلَ، يُنفِقُونَ، أَنۢبِئْهُم

✿ اگر نون ساکن کے بعد حروفِ ادغام (لـم نـر) میں سے کوئی حرف آ جائے تو اس حرف پر کمال ادغام کی طرف اشارہ کرنے کے لیے حرکت کے ساتھ ساتھ علامت تشدید بھی لگائی جائے گی، جیسے: مِن مَّالٍ، مِن نَّاصِرِينَ، مِن رِّزْقٍ، مِن لَّدُنْهُ

✿ اگر نون ساکن کے بعد حروفِ ادغام (و، ی) میں سے کوئی حرف آ جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں، وہ ایک کلمہ میں ہوں گے، یا دو مختلف کلموں میں ہوں گے۔

① اگر نون ساکن اور مذکورہ حروف ایک ہی کلمہ میں ہوں تو اظہار کی وجہ سے نون ساکن پر علامت سکون لگائی جائے گی اور بعد والے حرف کو تشدید سے خالی کر دیا جائے گا۔

جیسے: دُنْيَا، صِنْوَانٌ

② اگر نون ساکن اور مذکورہ حروف دو علیحدہ علیحدہ کلموں میں ہوں تو روایت خلف عن امام حمزہ رحمہ اللہ اور ادغام میں ان کی موافقت کرنے والوں کی قراءت، پر نون ساکن علامت سکون سے خالی ہوگا جبکہ مابعد حرف پر کمالِ ادغام کی وجہ سے علامت تشدید لگا دی جائے گی۔ جیسے: مَن يَّقُولُ، مِن وَّالٍ

جبکہ جمہور کی قراءت پر اس کے ضبط میں دو مذاہب پائے جاتے ہیں:

① عدم اظہار کی طرف اشارہ کرنے کے لیے نون کو علامت سکون سے خالی رکھا جائے گا، اور ادغام ناقص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مابعد والے حرف پر صرف حرکت لگائی جائے گی اور اسے تشدید سے خالی رکھا جائے گا، جیسے:

مَن يَقُول، مِن وَال

اہل مشرق کا اسی مذہب پر عمل ہے۔ (حروفِ اِخفاء معروف ہونے کی وجہ سے التباس نہیں ہوگا۔)

② ادغام کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مابعد حرف پر تشدید لگا دی جائے اور ادغام ناقص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے نون ساکن پر علامت سکون لگا دی جائے، جیسے:

مَنْ يَّقُول، مِنْ وَّال

شیخین (یعنی امام دانی رحمہ اللہ اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ) نے اسی کو اختیار کیا ہے اور اہل مغرب کا اسی پر عمل ہے۔

تمرین

- فتحہ، ضمہ اور کسرہ کی علامات کی ہیئت واضح کریں؟
- محل فتحہ، محل ضمہ اور محل کسرہ کی وضاحت کریں؟
- حرکات ثلاثہ کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟
- حروف مقطعات کے ضبط میں اہل علم کا اختلاف قلمبند کریں؟
- منون حرف کی کتنی اقسام ہیں بالتفصیل بیان کریں؟
- 'علیماً' جیسے کلمات میں علماء ضبط کے کتنے مذاہب ہیں؟
- نون تنوین کے ضبط پر تفصیلی روشنی ڈالیں؟
- نون تنوین کے بعد آنے والے حروف کا ضبط واضح کریں؟
- نون ساکن کے ضبط میں اہل علم کے مذاہب قلمبند کریں؟
- نون ساکن کے بعد آنے والے حروف کا ضبط بالتفصیل لکھیں؟

تیسری فصل

سکون کا بیان

- اس فصل میں درج ذیل مباحث ہیں:
- علامت سکون
- کیفیت سکون
- عمل سکون
- حرف ساکن کے مابعد حروف کا ضبط
- حروف مقطعات کے مابعد حروف کا ضبط
- تمرین

سکون کا بیان

علامت سکون

علامت سکون کے بارے میں علماء ضبط کے مابین اختلافات پایا جاتا ہے کہ آیا ساکن حرف کسی علامت کا محتاج ہے، جو اس کے سکون پر دلالت کرے، یا نہیں ہے؟

- نقاط عراق کے نزدیک حرف ساکن کسی علامت کا محتاج نہیں ہے۔
- دیگر علماء ضبط کے نزدیک حرف ساکن، علامت سکون کا محتاج ہے۔ پھر قائلین احتیاج کا اس کی کیفیت اور محل کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جو درج ذیل ہے۔

کیفیت سکون

علامت سکون کی کیفیت اور ہیئت کے بارے میں علماء ضبط کے چار مذاہب ہیں۔

① امام خلیل بن احمد رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک سکون کی علامت 'جیم' (ج) کا سرا ہے، جو کلمہ "جـزم" سے ماخوذ ہے، جس کا معنیٰ (القطع) کاٹنا یا قطعیت یعنی یقینی بات ہے۔ چونکہ جس شخص کی بات میں جزم و یقین ہو وہ اپنی بات میں ثابت قدم و ساکن رہتا ہے۔ شک و شبہ والے کی مانند اُدھر اُدھر متحرک نہیں رہتا، یا سکون حرف کو حرکت سے قطع کر کے الگ کر دیتا ہے اس لیے اسے جزم سے ماخوذ مانا گیا ہے۔

یا علامت سکون حاء (ح) کا سرا ہے، جو لفظ "استـرح" سے ماخوذ ہے، جس کا معنی سکون و راحت ہے، کیونکہ سکون کا نطق بنسبت حرکت کے آرام دہ اور راحت پذیر ہوتا ہے۔

یا علامت سکون "خاء" (خ) کا سرا ہے، جو کلمہ "خفیف یا خف" سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہلکا ہونا ہے، کیونکہ سکون کا نطق حرکت کی نسبت اخف ہے۔ مذکورہ تینوں (یعنی جیم، حاء یا خاء کا سرا ماننے کی) صورتوں میں اس کے ضبط کی کیفیت کچھ یوں ہوگی

أَلَمَ نَشُرَحُ لَكَ صَدُرَكَ

مشارقہ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

② امام ابوداود رحمہ اللہ اور ان کے متبعین کے نزدیک سکون کی علامت چھوٹا سا گول دائرہ ہے، جو علماء حساب کے نزدیک صفر سے مأخوذ ہے، چونکہ صفر، عدد سے خالی خانے پر دلالت کرتی ہے، لہٰذا علماء ضبط نے حرکت سے خالی حرف پر علامت سکون لگادی، جیسے:

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

یہ أکثر اہل مدینہ کا مذہب ہے، اور اسی پر اہل مغرب اور بعض اہل مشرق کا عمل ہے۔

③ بعض نقاط اہل مدینہ اور بعض نحاۃ کے نزدیک سکون کی علامت دوچشمی ھاء (ھ) ہے، کیونکہ سکون وقف کے خواص میں سے ہے اور بسا اوقات موقوف علیہ کلمہ کے آخر میں ھاء بڑھادی جاتی ہے، جیسے "لِمَ، عَمَّ بِمَ" کے آخر میں وقفاً بڑھائی جاتی ہے۔

مثال: أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

④ نقاط اندلس نے مذہب خلیل کو ہی اختیار کیا ہے، البتہ انہوں نے "خاء" (خ) کے سرے کو ساقط کر کے چھوٹا سا خط (زبر کی طرح) باقی رکھا ہے۔ جیسے أَلْحَمْدُ

فائدہ:

مذکورہ چاروں مذاہب میں سے پہلے دو مذہب قابل عمل اور معمول بہ ہیں، جبکہ آخری دو غیر معمول بہ ہیں۔

محل سکون

محل سکون کے بارے میں علماء ضبط کے دو مذاہب ہیں:

① علامت سکون مظہر علیہ حرف کے اوپر رکھ دی جائے تا کہ اظہار کی طرف اشارہ ہو جائے جیسے: أَفْرِغْ عَلَيْنَا

اس صورت کے علاوہ ہر حال میں ساکن حرف علامت سکون سے خالی ہوگا، خواہ مدغم ہو، جیسے:

قَدتَّبَيَّنَ

خواہ مخفی ہو، جیسے: وَمَن يَعْتَصِم

تا کہ ادغام اور اخفاء کی طرف اشارہ ہو جائے، اور اسی پر عمل ہے۔

② ہر ساکن حرف کے اوپر علامت سکون لگادی جائے۔

جیسے أَفْرِغْ عَلَيْنَا ، قَدْتَّبَيَّنَ ، وَمَنْ يَعْتَصِمْ

یہ مذہب ضعیف ہے، اس کے باوجود بعض ممالک میں اس پر عمل ہے۔

حروفِ ساکن کے مابعد حروف کا ضبط

- اگر حرفِ ساکن کے بعد حروفِ اظہار یا حروف اخفاء آجائیں تو ان حروف پر فقط حرکت ہی لگائی جائے گی اور عدم ادغام کی طرف اشارہ کرنے کے لیے تشدید سے خالی رکھا جائے گا،

جیسے: أَفْرِغْ عَلَيْنَا ، يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

- اگر حرفِ ساکن کے بعد حروفِ ادغام آجائیں، اور ادغام کامل ہو رہا ہو، خواہ متفق علیہ ہو، یا مختلف فیہ، تو ان حروف پر حرکت کے ساتھ ساتھ تشدید بھی لگائی جائے گی، تا کہ ادغام کامل کی طرف اشارہ ہو جائے، جیسے:

قَددَّخَلُوا ، قَد سَّمِعَ اللّٰهُ

- اگر حرفِ ساکن کے بعد حروف ادغام آجائیں، اور ادغامِ ناقص ہو رہا ہو، تو ان حروف کے ضبط میں دو مذاہب پائے جاتے ہیں:

① عدم اظہار کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مدغم کو علامت سکون سے خالی رکھا جائے، اور ادغام ناقص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مدغم فیہ پر حرکت لگا کر تشدید سے خالی کر دیا

جائے، جیسے: أَحَطتُّ

اہل مشرق کا اسی پر عمل ہے۔

② ادغام کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مدغم فیہ پر حرکت کے ساتھ ساتھ تشدید بھی لگادی جائے، اور ادغام ناقص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مدغم پر علامت سکون لگادی جائے۔

جیسے: أَحَطْتُّ

اس مذہب کو شیخین نے اختیار کیا ہے، اور مغاربہ کا اسی پر عمل ہے۔

حروفِ مقطعات کے مابعد حروف کا ضبط

سورتوں کے شروع میں آنے والے حروفِ مقطعات کے بعد آنے والے حروف تہجی کے ضبط میں دو مذاہب ہیں:

① سابقہ قاعدے کی تطبیق، یعنی سابقہ قواعد کے مطابق اگر ادغام کامل ہو رہا ہو، تو مدغم فیہ پر حرکت کے ساتھ ساتھ تشدید بھی لگائی جائے گی، جیسے: ص ذِّكْرُ

اگر ادغام ناقص ہو رہا ہو تو مدغم فیہ پر (سابقہ قاعدے کے مطابق) تشدید اور عدم تشدید دونوں منقول ہیں، جیسے: ن وَالْقَلَمِ ، ن وَّالْقلم

اگر اظہار یا اخفاء ہو رہا ہو تو تشدید نہیں لگائی جائے گی۔

جیسے ص وَالْقُرآن ، طس تِلْكَ

② تمام حروف کو تشدید سے خالی کر دیا جائے، خواہ اس پر اظہار ہو رہا ہو، اخفاء ہو رہا ہو، ادغام کامل ہو رہا ہو، یا ادغام ناقص ہو رہا ہو۔ (لیکن حرکت لگائی جائے گی۔)

جیسے صٓ ذِكْرُ، ن وَالْقَلَمِ ، ص وَالقرآن ، طس تِلْكَ

اور یہی مذہب معمول بہ ہے۔

فائدہ:

اگر میم ساکن کے بعد "باء" آ جائے تو محققین کے نزدیک اس کا ضبط وہی ہے جو نون ساکن کے بعد حرفِ اخفاء آ جانے کا ہے، یعنی میم کو علامت سکون سے خالی رکھا جائے گا اور "باء" پر علامت تشدید نہیں لگائی جائے گی، البتہ حرکت لگائی جائے گی۔

جیسے: عَلَيْكُم بِمَا

گو بعض مصاحف میں میم پر علامت سکون لگائی گئی ہے۔

تمرین

- کیا ساکن حرف علامت سکون کا محتاج ہے یا نہیں؟
- کیفیت سکون میں علماء ضبط کے مذاہب بیان کریں؟
- کیفیت سکون میں وارد چار مذاہب میں سے معمول بہ مذہب کی وضاحت کریں؟
- محل سکون میں علماء ضبط کے مذاہب لکھیں؟
- حرف ساکن کے مابعد حروف کے ضبط کی تفصیلات لکھیں؟
- حروف مقطعات کے مابعد حروف کا ضبط قلمبند کریں؟
- اگر میم ساکن کے بعد باء آ جائے تو اس کا ضبط کیسے ہوگا؟
- قواعد ضبط کی روشنی میں درج ذیل کلمات کا ضبط قلمبند کریں؟

افرغ علینا، یعتصم باللہ، قد دخلوا، قد سمع اللّٰہ، احطت

چوتھی فصل

تشدید کا بیان

- علامت تشدید
- کیفیت تشدید
- پہلا مذہب
  - محل تشدید
  - محل حرکت
- دوسرا مذہب
  - محل تشدید
  - محل حرکت
- تمرین

علامت تشدید

علامت تشدید لگانے یا نہ لگانے کے بارے میں علماء ضبط کا اختلاف ہے:

- بعض نقاط عراق کے نزدیک حرف مشدد کسی علامت کا محتاج نہیں ہے، (مشدد کلمہ میں صرف مشدد حرف پر حرکت لگائی جائے گی باقی حروف خالی ہوں گے۔)

جیسے: الحقُ

- جمہور علماء ضبط کے نزدیک حرف مشدد پر علامت تشدید لگانا از حد ضروری ہے، پھر قائلین علامت تشدید کا اس کی کیفیت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

کیفیت تشدید

علامتِ تشدید کی کیفیت میں علماء ضبط کا اختلاف دو معروف مذاہب پر منقسم ہے۔

① پہلا مذہب

امام خلیل بن احمد رحمہ اللہ، ان کے متبعین اور نقاط اہل مشرق کے نزدیک علامت تشدید نقطوں اور پیٹ کے بغیر ''ش'' کا سرا ہے، جو کلمہ ''شدید یا شد'' سے ماخوذ ہے، جیسے ـّ

محل تشدید

- اس مذہب کے مطابق علامت تشدید حرف مشدد کے اوپر لگائی جائے گی،

جیسے: اَللّٰهُ رَبُّنَا

اس کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے، اور اسی پر عمل ہے۔

محل حرکت

فقط علامتِ تشدید حرکت پر دلالت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے، بلکہ علامت تشدید کے ساتھ ساتھ حرکات لگانا بھی ضروری ہے۔

اب اس حرکت کے محل کے بارے میں دو قول ہیں:

- ضمہ اور فتحہ کو حرف کے اوپر رکھا جائے گا جبکہ کسرہ کو حرف کے نیچے رکھا جائے گا، اب اس میں اختلاف یہ ہے کہ "کیا تشدید حرف کے ساتھ متصل ہوگی یا حرکت کے ساتھ؟ امام دانی رحمہ اللہ اور ان کے متبعین کے نزدیک تشدید حرف کے ساتھ متصل ہوگی (اور حرکت تشدید کے اوپر ہوگی) کیونکہ حرف پر وارد دونوں علامات میں سے حرکت فقط تحریک پر دلالت کرتی ہے، جبکہ تشدید، شد اور حرکت، دونوں پر دلالت کرتی ہے، اور کثرت دلالت، قربتِ حرف کی متقاضی ہے، لہٰذا تشدید کو حرف کے قریب لکھا جائے گا،

  جیسے: اللّٰهُ وَلِيُّ اور اسی پر عمل ہے۔

- ضمہ اور فتحہ کو حرف کے اوپر، اور کسرہ کو حرف کے اوپر اور تشدید کے نیچے رکھا جائے گا، جیسے: مُصَدِّقًا

  یہ مذہب ضعیف ہے۔

② دوسرا مذہب

نقاط اہل مدینہ اور اہل اندلس کے نزدیک علامت تشدید دو کناروں والی اُلٹی "دال" ہے جو کلمہ "شد" سے ماخوذ ہے جیسے: ٚ

انہوں نے دال کو شین پر ترجیح دی ہے، کیونکہ کلمہ (شد) میں دال مکرر ہے جو دو تہائی کلمہ بنتی ہے، اور اکثر کے لیے کل کا حکم نافذ ہوتا ہے۔ (للاكثر حكم الكل)

امام دانی رحمہ اللہ نے اسی مذہب کو اختیار کیا ہے۔

محل تشدید

اس مذہب کے مطابق علامت تشدید کو

مفتوح حرف کے اوپر کناروں کا رخ اوپر کی طرف کر کے لگایا جائے گا

جیسے: اللّٰہ

مضموم حرف کے سامنے کناروں کا رخ نیچے کی طرف کر کے لگایا جائے گا،

جیسے: وَلِیٌّ

اور مکسور حرف کے نیچے کناروں کا رخ نیچے کی طرف کر کے لگایا جائے گا،

جیسے: من ربِّك

محل حرکت

اس مذہب کے مطابق حرف کی حرکت کے بارے میں تین مذاہب پائے جاتے ہیں۔

① فقط علامت تشدید پر اکتفاء کیا جائے، کیونکہ علامت تشدید حرکت کی جگہ لگائی جاتی ہے۔ اس قول کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے، اور یہی اصل کے زیادہ موافق ہے، کیونکہ یہ چیزیں قدیم مصاحف میں نہیں تھیں، اور بعد میں وضاحت و بیان کے لیے وضع کی گئی ہیں نیز حرکت کے بغیر تشدید سے وضاحتِ حرکت بھی ہو جاتی ہے، لہٰذا اس کے لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ جیسے ربّ، ربّ، ربّ

② تشدید اور حرکت دونوں کی علامت لگائی جائے، تاکہ خوب وضاحت ہو جائے، اور اسی قول کو بعض متاخرین نے راجح قرار دیا ہے، جیسے:

ربَّ، ربُّ، ربِّ

③ اگر حرف مشدد کلمہ کے اخیر میں ہو تو حرکت اور تشدید دونوں کی علامات کو لگایا جائے گا، کیونکہ اخیر کلمہ محل اعراب ہوا کرتا ہے، جو محل تغیر ہے، اور وضاحت و بیان کو زیادہ چاہتا ہے۔ جیسے ربَّ، ربُّ، ربِّ

اور اگر کلمہ کے درمیان میں ہو تو فقط علامت تشدید پر اکتفاء کیا جائے،

جیسے: رَبّهُمْ، رَبّهُمْ، رَبّهِمْ

علامہ دانی رحمہ اللہ نے اسے قول حسن قرار دیا ہے۔

تمرین

- علامت تشدید لگانے یا نہ لگانے کے بارے میں علماء ضبط کا اختلاف قلمبند کریں؟
- علامت تشدید کی کیفیت میں علماء ضبط کے اقوال نقل کریں؟
- مذہب خلیل کے مطابق علامت تشدید کے محل کی وضاحت کریں؟
- مذہب خلیل کے مطابق مشدد حرف کی حرکت کے محل کی وضاحت کریں؟
- مذہب اہل مدینہ واندلس کے مطابق علامت "تشدید" کے محل کی وضاحت کریں؟
- مذہب اہل مدینہ واندلس کے مطابق مشدد حرف کی حرکت کے محل کی وضاحت کریں؟
- قواعد ضبط کی روشنی میں درج ذیل کلمات کا ضبط قلمبند کریں؟

رب (مفتوح)، رب (مکسور)، رب (مضموم)

ربهم (مفتوح)، ربهم (مكسور)، بربهم (مضموم)

پانچویں فصل

مد کا بیان

- علامت مد
- کیفیت مد
- محل مد
- سبب مد
- مد بدل اور مد لین کا ضبط
- رسماً محذوف حرف مد کا ضبط
- حروف مسہلہ پر مد کا ضبط
- حروف مقطعات پر مد کا ضبط
- تمرین

علامت مد

علامتِ مد لگانے یا نہ لگانے کے بارے میں علماء ضبط کا اختلاف ہے:

- بعض نقاط اہل عراق کے نزدیک حروف مد علامت مد کے محتاج نہیں ہیں، اور مد پر دلالت کرنے کے لیے سبب مد (ہمزہ، سکون اور تشدید) ہی کافی ہے۔
- جبکہ جمہور علماء ضبط کے نزدیک حرف مد پر علامت مد لگانا از حد ضروری ہے، تاکہ مد طبعی (مد اصلی) سے زائد (مد فرعی) پر دلالت کرے۔

کیفیت مد

علامت مد کھینچا ہوا ایک خط ہے جو آخر سے معمولی سا بلند ہوتا ہے۔

اور کلمہ "مـــد" سے ماخوذ ہے، جس کی میم اور دال کے اوپر والے کنارے کو حذف کر دیا گیا ہے، جیسے: " ~ "

محل مد

محل مد کے بارے میں علماء ضبط کا اختلاف ہے، اور اس میں دو معروف مذاہب پائے جاتے ہیں:

① حرف مد کے بالکل اوپر لگائی جائے، جیسے: آ

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی معمول بہ ہے۔

② حرف مد کے سامنے لگائی جائے، جیسے: ا~

سبب مد

علامت مد اس وقت لگائی جائے گی جب حروف مدہ کے بعد......

— ہمزہ متصل ہو جیسے: جآء

— ہمزہ منفصل ہو جیسے: وَمَآ أُنزِل (مد والی قراءات کے مطابق، البتہ جب

مد منفصل میں قصر ہو رہا ہو تو مد طبعی ہونے کی وجہ سے علامت مد نہیں لگائی جائے گی۔)

— سکون اصلی ہو، خواہ مشدد ہو جیسے: دآبّة

— یا مخفف ہو جیسے: ءآلْئٰن

فائدہ:

اگر حروف مدہ کے بعد سکون وقفاً ہو جیسے: "متاب" یا فقط وصلاً ہو جیسے: أفی اللہ، تو ان دونوں حالتوں میں علامت مد نہیں لگائی جائے گی، کیونکہ پہلی حالت میں وصلاً سکون غائب ہو جاتا ہے، جبکہ دوسری حالت میں حرف مد ہی ساقط ہو جاتا ہے۔

مد بدل اور مد لین کا ضبط

مد بدل اور مد لین میں علامت مد نہیں لگائی جائے گی، البتہ اگر طول کیا جائے (روایت ورش کے مطابق) تو لگائی جائے گی، جیسے: ءامن، شیء

فائدہ:

توسط میں علامت مد نہیں لگائی جاتی، تاکہ وجہ توسط اور وجہ طول میں التباس پیدا نہ ہو، حالانکہ یہ مد اصلی سے زائد مقدار ہوتی ہے، اور قصر میں کسی نے بھی علامتِ مد نہیں لگائی۔

رسماً محذوف حرفِ مد کا ضبط

اگر حرفِ مدہ رسماً محذوف ہو، تو اس کے بعد یا تو ہمزہ اور سکون ہوگا، یا اس کے علاوہ کوئی حرف ہوگا۔

✿ اگر حرفِ مدہ رسماً محذوف کے بعد ہمزہ یا سکون ہو تو اس کے ضبط میں دو مذاہب ہیں۔

① محذوف حرف مدہ کو ملحق کر دیا جائے اور اس کے اوپر علامت مد لگا دی جائے،

جیسے: شُفَعَـٰٓؤُا، لَايَسْتَحْيِۦٓ أَن، وَالصَّـٰٓفَّـٰتِ

اسی کو شیخین نے اختیار کیا ہے اور اسی پر عمل ہے۔

② محذوف حرف مدہ کو ملحق نہ کیا جائے اور اس کی جگہ علامت مد لگادی جائے۔

جیسے: شُفَعَـٰٓؤُا، لَايَسْتَحْيِۦٓ، وَالصَّـٰٓفَّـٰتِ

✿ اگر رسماً محذوف حرفِ مدہ کے بعد ہمزہ اور سکون کے علاوہ کوئی حرف آ جائے مثلاً

ھاءِ ضمیر کا صلہ ہو۔ جیسے: إن ربه كان به بصيرا

میم جمع کا صلہ ہو جیسے: ومما رزقنهم ينفقون

یائے زائدہ ہو جیسے: يوم يأت لاتكلم

تو اس کے ضبط میں دو مذاہب ہیں:

① محذوف حرف مد کو ملحق کر دیا جائے اور اس پر علامت مد نہ لگائی جائے، جیسے:

إِنَّ رَبَّهُۥ كان، ومما رزقنهم و ينفقون، يوم يأت ے لا

② محذوف حرف مد کو ملحق نہ کیا جائے اور اس کی جگہ علامت مد لگادی جائے، جیسے:

إن ربهٓ كان، ومما رزقنهمٓ ينفقون، يوم ياتٓ لا

فائدہ:

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مذکورہ دونوں مذاہب درست ہیں، جبکہ امام دانی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے کو اختیار کیا ہے، اور وہی معمول بہ ہے۔

حرف مغیرہ (ہمزہ) سے پہلے علامت مد کا ضبط

اگر ہمزہ میں تسہیل یا اسقاط کی وجہ سے تغیر واقع ہو جائے تو حالت قصر میں اس ہمزہ مسہلہ یا مسقوطہ سے پہلے علامت مد نہیں لگائی جائے گی۔ جیسے: إِسْرَٰءِيلَ، هَـٰٓؤُلَآ إن

حروف مقطعات پر مد کا ضبط

حروف مقطعات میں محذوف حروفِ مدہ کے عدم الحاق پر تمام علماء ضبط کا اتفاق

ہے، لیکن علامت مد لگانے یا نہ لگانے کے بارے میں اختلاف ہے:

- متقدمین علامت مد نہ لگانے کے قائل ہیں اور بعض متاخرین بھی اسی کے قائل ہیں۔
- بعض متاخرین علماء ضبط علامت مد لگانے کے قائل ہیں، پھر قائلین کا اس کے محل میں اختلاف ہے:

① بعض کے نزدیک علامت مد حرف مد کے اوپر لگائی جائے گی، جیسے: الٓمّٓ اور اسی پر عمل ہے۔

② بعض کے نزدیک علامت مد حرف مد کے سامنے لگائی جائے گی، جیسے: الــمّ~

تمرین

- علامت مد لگانے یا نہ لگانے کے بارے میں علماء ضبط کا اختلاف قلمبند کریں؟
- علامت مد کی کیفیت و ہیئت کو واضح کریں؟
- محل مد کے بارے میں علماء ضبط کا اختلاف بیان کریں؟
- سبب مد پر روشنی ڈالیں؟
- مد بدل اور مد لین کے ضبط کی وضاحت کریں؟
- رسماً محذوف حروف مدہ کے ضبط پر روشنی ڈالیں؟
- ہمزہ مغیرہ سے پہلے علامت مد کے ضبط کو واضح کریں؟
- حروف مقطعات پر علامت مد کے ضبط میں علماء ضبط کے اقوال لکھیں؟
- قواعد ضبط کی روشنی میں درج ذیل کلمات کو منضبط کریں؟

  جاء ،وما انزل، متاب، أفى الله
- قواعد ضبط کی روشنی میں درج ذیل کلمات کا ضبط لکھیں؟

  الم، شفعوا، والصفت، ان ربه كان

چھٹی فصل

ہمزہ کا بیان

- ہمزہ کی بحث پانچ انواع پر مشتمل ہے۔
- ہمزہ کی ہیئت
- ہمزہ کا رنگ
- ہمزہ کی حرکت
- ہمزہ کے احوال
- ہمزہ کا محل
- تمرین

ہمزہ کی ہیئت

ہمزہ کی ہیئت میں علماء ضبط کے دو مذاہب ہیں:

① یہ نقط الاعجام کی مانند گول نقطے کی صورت میں ہوگا، جیسے: (•) خواہ محققہ ہو، یا مسہلہ ہو۔ نقاط مصاحف کا یہی مذہب ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمزہ عموماً کسی نہ کسی صورت کا محتاج ہوتا ہے اس لیے وہ حرکات (جو ابتداءً نقاط کی شکل میں تھیں) کی طرح ہوگیا جو حروف سے جدا نہیں ہوتیں۔

② یہ چھوٹی سی عین کی مانند ہوگا، جیسے: (ء) یہ نحاۃ اور کاتبین امراء کا مذہب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بسا اوقات ہمزہ کی جگہ عین بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ (رأس) کو (رعس) اور (سأل) کو (سعل) بھی کہا جاتا ہے۔

ہمزہ کا رنگ

ہمزہ کی چھ حالتیں ہیں:

① محققہ، جیسے: أَخَذَ

② مسہلہ، جیسے: أرايت (تسہیل والی قراءت میں)

③ حرفِ متحرک سے مبدلہ، جیسے: لئلا (ابدال والی قراءت میں)

④ حرف مد سے مبدلہ، جیسے: أرايت (ابدال والی قراءت میں)

⑤ منقولۃ الحرکت، جیسے: قدافلح (نقل حرکت والی قراءت میں)

⑥ محذوفہ، جیسے: شا أنشره (اسقاط والی قراءت میں)

حکم

- اگر ہمزہ محققہ ہو تو زرد رنگ کی روشنائی سے لکھا جائے گا۔
- اگر ہمزہ مسہلہ یا حرف متحرک سے مبدلہ ہو تو سرخ رنگ کی روشنائی سے لکھا جائے

گا۔

✿ اگر ہمزہ حرف مد سے مبدلہ، منقولۃ الحرکت یا محذوفہ ہو تو اس کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

(یعنی بلا صورت ہوگا) کیونکہ حالت ابدال میں ہمزہ اجنبی ہو جاتا ہے۔ حالت نقل میں اس کی حرکت حذف کر کے دوسرے حرف کی طرف منتقل کردی جاتی ہے۔ اور حالت حذف میں اس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔

فائدہ:

ہمزہ کی ہیئت اور رنگ کا مذکورہ حکم دور اوّل میں تھا۔ اب چونکہ مشینی طباعت کا زمانہ ہے، لہٰذا مختلف رنگوں کی مشکل کو دور کرنے کے لیے، مصحف والی روشنائی ہی استعمال کی جاتی ہے، اور ہمزہ کی ہیئت میں معمولی سی تبدیلی کردی گئی ہے۔ مثلاً:

① اگر ہمزہ محققہ ہو تو چھوٹی سی عین کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: أحد

② اگر مسہلہ یا حرف متحرک سے مبدلہ ہو تو گول نقطہ کی صورت میں لکھا جاتا ہے،

جیسے: أَرَاْيْتَ، لِئَلَّا

③ اگر حرف مد سے مبدلہ، منقولۃ الحرکت یا محذوفہ ہو تو اس کی کوئی صورت نہیں ہوتی،

جیسے: أرايت ، قد افلح، شا أنشره

ہمزہ کی حرکت

ہمزہ کی حرکت کے بارے میں علماءِ ضبط کا اتفاق ہے کہ

✿ اگر ہمزہ محققہ ہو تو اس پر حرکت لگائی جائے گی، جیسے: أَخَذَ

✿ اگر ہمزہ مسہلہ ہو تو اس کی حرکت کو حذف کردیا جائے گا، جیسے: أَرَاْيْتَ

✿ اگر ہمزہ ساقطہ ہو تو ہمزہ اور اس کی حرکت دونوں کو حذف کردیا جائے گا،

جیسے: شا أنشره

- اگر ہمزہ منقولۃ الحرکت ہواور اسکے ماقبل صحیح ساکن ہوتو اس کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کردی جائے گی، جیسے: قَدَافْلَحَ
- اگر ہمزہ منقولۃ الحرکت ہو اور اس کے ماقبل تنوین ہو تو اس کی حرکت لفظا (یعنی نطقا) ماقبل کی طرف نقل ہوجائے گی خطا نہیں، جیسے: رحیمٌ ء أشفقتم
- اگر ہمزہ حرف متحرک سے مبدلہ ہوتو اس کی حرکت میں دوقول ہیں:

① اس کی حرکت کوحذف کردیا جائے گا۔جیسے لِئلا ، مُؤجلا

② اس پرحرکت لگائی جائے گی، اوراسی پرعمل ہے۔جیسے: لِئَلّا، مُؤَجَّلا

- اگر ہمزہ حرف مد سے مبدلہ ہوتو اس کی حرکت بھی حذف کردی جائے گی، اور اس کی چھ صورتیں ہیں:

① ہمزہ مفرد ہو، جیسے: أرایت (ابدال والی قراءت میں)

② دوسرے ہمزہ کے ساتھ مل کر آئے، دونوں ایک کلمہ میں ہوں، اور دوسرا ہمزہ وصلی ہو، جیسے: ء آلذکرین (اور اس جیسے دیگر کلمات)

③ دوسرے ہمزہ کے ساتھ مل کر آئے، دونوں ایک کلمہ میں ہوں، اور دوسرا ہمزہ وصلی نہ ہو، دوسرے ہمزہ کے بعد ساکن ہو، جیسے: ء أنذرتھم (ابدال والی قراءت میں)

④ دوسرے ہمزہ کے ساتھ مل کر آئے، دونوں ایک کلمہ میں ہوں، اور اس کے بعد حرکت عارضی ہو۔جیسے: ء الان (ابدال اور نقل والی قراءت میں)

⑤ دوسرے ہمزہ کے ساتھ مل کر آئے، دونوں ایک کلمہ میں ہوں، اور اس کے بعد حرکت اصلی ہو، جیسے: ءألد (ابدال والی قراءت میں)

⑥ دوسرے ہمزہ کے ساتھ مل کر آئے، اور دونوں دوکلموں میں ہوں، جیسے: شآء انشرہ

حکم

- پہلی اور دوسری صورت میں ہمزہ اور اس کی حرکت دونوں کو حذف کر دیا جائے گا، اور اس کی جگہ علامت مد لگادی جائے گی، جیسے: أر آیت، ء آلذکر ین
- تیسری صورت میں بھی ہمزہ اور اس کی حرکت دونوں کو حذف کر دیا جائے گا، جبکہ ہمزہ کی جگہ علامت مد لگانے یا نہ لگانے میں اختلاف ہے، اور عمل علامت مد لگانے پر ہی ہے،

  جیسے: ء آنذرتھم
- چوتھی صورت میں بھی ہمزہ اور اس کی حرکت دونوں کو حذف کر دیا جائے گا، اور ایک قول کے مطابق حالت مد میں علامت مد لگائی جائے گی، جیسے ء آلان

  اور اسی پر عمل ہے۔
- پانچویں اور چھٹی صورت میں ہمزہ اور اس کی حرکت، دونوں کو حذف کر دیا جائے گا، اور علامت مد بالکل نہیں لگائی جائے گی، جیسے: ء الد، شا أنشره

ہمزہ کے احوال

ہمزہ کی دو حالتیں ہیں:

① مفردہ

② مجتمعہ

① مفردہ

ہمزہ مفردہ کی یا تو صورت ہوتی ہے، یا نہیں ہوتی۔

- وہ ہمزہ مفردہ جس کی صورت ہوتی ہے، وہ صورت

  —کبھی الف ہوتی ہے، جیسے: سأل

—کبھی واوٗ ہوتی ہے، جیسے: لؤلؤ

—کبھی یاء ہوتی ہے، جیسے: بارئکم

- وہ ہمزہ مفردہ جس کی صورت نہیں ہوتی وہ۔

—کبھی ابتدا میں ہوتا ہے، جیسے: ء ادم

—کبھی وسط میں ہوتا ہے، جیسے: لرء وف

—کبھی آخر میں ہوتا ہے، جیسے: السماء

② مجتمعہ

ہمزہ مجتمعہ کی حالت میں دونوں ہمزہ یا صورتاً متفق ہوں گے، جیسے: ء أنذرتهم یا مختلف ہوں گے، جیسے: أئِفكًا، أؤنبئكم

حکم

- جب دونوں ہمزہ صورتاً متفق ہوں تو دونوں ہمزوں کی دونوں صورتوں میں سے ایک صورت کو حذف کرنا واجب ہے، ورنہ اجتماع صورتیں لازم آئے گا۔

امام فراء رحمۃ اللہ علیہ صدارت میں آنے کی وجہ سے مطلقاً پہلی صورت کو باقی رکھنے، اور مؤخر ہونے کی وجہ سے دوسری صورت کو حذف کرنے کے قائل ہیں۔

جبکہ امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ اصل ہونے کی وجہ سے دوسری صورت کو باقی رکھنے، اور زائد ہونے کی وجہ سے پہلی صورت کو حذف کرنے کے قائل ہیں۔

علماء ضبط نے مذکورہ دونوں مذاہب پر عمل کیا ہے، وہ اس طرح کہ:

- حرکات متفق ہونے کی صورت میں امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو اختیار کیا ہے، اور ہمزہ کی دوسری صورت کو باقی رکھا ہے، جیسے: ء أنذرتهم

- حرکات کے مختلف ہونے کی صورت میں امام فراء رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو اختیار کیا ہے،

اور ہمزہ کی پہلی صورت کو باقی رکھا ہے، جیسے: أء نزل

تین ہمزوں کا بیان

جب کسی کلمہ میں تین ہمزے اکھٹے ہو جائیں اور ایک کی صورت ثابت ہو، جیسے: ءَأ لِهَتُنَا اور ءَ اٰمَنتُمْ (استفہام والی قراءت میں) تو اس کے ضبط میں متعدد مذاہب پائے جاتے ہیں۔ جن کی تعداد ساٹھ (60) کے قریب ہے۔

لیکن صاحب متن الذیل علامہ محمد بن محمد الأموی الشریشی الشهیر بالخراز رحمۃ اللہ علیہ نے فقط تین مذاہب بیان کیے ہیں، اور دیگر مذاہب کو ضعف کی بنیاد پر ترک کر دیا ہے۔ بیان کردہ تین مذاہب درج ذیل ہیں:

① پہلے ہمزہ کی صورت کو حذف کر دیا جائے، دوسرے ہمزہ کو الف کی صورت دے دی جائے، اور تیسرے ہمزہ کی جگہ چھوٹا سا الف لگا دیا جائے، جیسے: ءأ لهتنا، اور اسی پر عمل ہے۔

② پہلے ہمزہ کی صورت کو حذف کر دیا جائے، تیسرے ہمزہ کی جگہ الف رکھ دیا جائے اور دو ہمزوں کے درمیان چھوٹا سا الف رکھ کر اس کے اوپر دوسرا ہمزہ لگا دیا جائے، جیسے: ءَأا لِهَتُنَا

③ پہلے اور دوسرے ہمزہ کی صورت کو حذف کر دیا جائے، اور تیسرے ہمزہ کی جگہ الف لگا دیا جائے، جیسے: ءء الهتنا

ہمزہ کا محل

ہمزہ کی صورت ہو گی، یا نہیں ہو گی۔

✿ اگر ہمزہ کی صورت نہ ہو تو اسے مطلقاً سطر پر رکھ دیا جائے گا خواہ

— کلمہ کے شروع میں ہو، جیسے: ءادم

— یا وسط میں ہو، جیسے: لرء وف

—یا کلمہ کے آخر میں ہو، جیسے: السماء

- اگر ہمزہ کی صورت ہو تو ہمزہ کو اس کی صورت میں رکھا جائے گا خواہ وہ صورت

—الف ہو، جیسے: أخذ

—یا واؤ ہو، جیسے: يَكْلَؤُكُمْ

—یا یاء ہو، جیسے: لئلا

- جب ہمزہ مکسور ہو تو اپنی صورت کے نیچے رکھا جائے گا، جیسے:

الملآئِكة، بارِئكم

ادخال

ہمزتین میں ادخال کی صورت میں علماء ضبط کے ہاں دو طریقے رائج ہیں:

① ہمزتین کے درمیان چھوٹا سا الف لکھ دیا جائے، جیسے: ءَ اُ نذرتهم

② ہمزتین کے درمیان چھوٹا سا خط کھینچ دیا جائے، جیسے: ءَ—أنذرتهم

پہلا طریقہ معمول بہ ہے۔

تمرین

- ہمزہ کی ہیئت کے بارے میں علماء ضبط کے مذاہب بیان کریں؟
- دورِ قدیم میں ہمزہ کے رنگ کی حالتیں مع اُمثلہ تحریر کریں؟
- دورِ جدید میں ہمزہ کی ہیئت میں واقع ہونے والی تبدیلی پر روشنی ڈالیں؟
- ہمزہ کی حرکت کے بارے میں علماء ضبط کے مذاہب بیان کریں؟
- اگر ہمزہ حرف مد سے مبدلہ ہو تو اس ہمزہ اور اس کی حرکت کی حالتیں بیان کرتے ہوئے ان کے حکم پر روشنی ڈالیں؟
- ہمزہ مفردہ کے احوال پر روشنی ڈالیں؟
- ہمزہ مجتمعہ کے احوال پر روشنی ڈالیں؟
- ہمزتین متفق الصورۃ میں امام فرّاء رحمۃ اللہ علیہ اور امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ کے مذاہب کی مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟ نیز علماء ضبط کی تطبیق پر روشنی ڈالیں؟
- جب تین ہمزے ایک کلمہ میں اکٹھے جمع ہو جائیں تو ان کے ضبط میں معروف تین مذاہب کو مع اُمثلہ واضح کریں؟
- ہمزہ کے محل پر تفصیلی روشنی ڈالیں؟
- ہمزتین میں ادخال کی صورت میں علماء ضبط کے مذاہب بیان کریں؟ اور معمول بہ مذہب کی وضاحت کریں؟

ساتویں فصل

ہمزہ وصلی، ابتداء اور نقل کا بیان

- ہمزہ وصلی
  - ہیئت علامت
  - محل علامت
- علامت ابتداء
- نقل
  - حرکت منقولہ
  - منقولۃ الحرکت ہمزہ
  - علامت نقل
  - محل علامت
- تمرین

ہمزہ وصلی

ہمزہ وصلی پر دلالت کرنے والی علامت کی بحث دو حصوں پر مشتمل ہے۔

① ہیئتِ علامت

اس میں چار مذاہب ہیں:

(i) ہمزہ وصلی کی علامت صاد کا سرا ہے، جیسے: (صـ) یہ بعض مشارقہ کا مذہب ہے، اور یہی معمول بہ ہے۔

(ii) ہمزہ وصلی کی علامت چھوٹا سا گول دائرہ ہے، جیسے: (○) یہ علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔

(iii) ہمزہ وصلی کی علامت الٹی دال ہے، جیسے: (V) یہ بھی بعض مشارقہ کا مذہب ہے۔

(iv) ہمزہ وصلی کی علامت چھوٹا سا خط ہے، جیسے: (-) یہ اکثر مغاربہ کا مذہب ہے۔

② محل علامت

- صاد کا سرا، گول دائرہ اور الٹی دال کہنے والوں کے نزدیک یہ علامت مطلقاً الف وصلی کے اوپر رکھی جائے گی۔
- جبکہ چھوٹا سا خط کہنے والوں کے نزدیک یہ علامت ماقبل کی حرکت کے تابع ہوگی، یعنی:
  - اگر ماقبل حرف مفتوح ہے تو الف کے اوپر رکھی جائے گی، جیسے: هُوَ اَللّٰهُ
  - اگر ماقبل حرف مکسور ہے تو الف کے نیچے رکھی جائے گی، جیسے: وَلِلّٰهِ ِالۡعِزَّةِ
  - اگر ماقبل حرف مضموم ہے تو الف کے درمیان میں رکھی جائے گی، جیسے: وَلَهُ-لۡمَثَلُ

فائدہ:

بعض علماء ضبط کے نزدیک ہمزہ وصلی پر علامت، وہاں لگائی جائے گی جہاں اس سے ماقبل وقف کرنا اور ہمزہ وصلی سے ابتداء کرنا ممکن ہو، جیسے: ان الدین عند اللہ الاسلام

اس قید سے (باللہ، تاللہ) جیسے کلمات خارج ہو گئے، کیونکہ یہاں ہمزہ وصلی سے ماقبل وقف کرنا اور ہمزہ وصلی سے ابتدا کرنا ممکن نہیں ہے، لہٰذا یہاں علامت نہیں لگائی جائے گی۔

علامتِ ابتداء

- قیاس کا تقاضا ہے کہ ابتداء کے لیے کوئی علامت مقرر نہ کی جائے، کیونکہ ضبط وصل پر مبنی ہے نہ کہ وقف وابتداء پر۔ یہ اہل مشرق کا مذہب ہے، اور اسی پر عمل ہے۔
- دیگر علماء ضبط علامت لگانے کے قائل ہیں، انہوں نے اس کی علامت سبز نقطہ مقرر کی ہے، جو الف وصل کی حرکت کے موافق اس پر لگائی جائے گی، یعنی:
- ابتداء کرتے وقت اگر ہمزہ وصلی مفتوح ہو تو علامت ابتداء اس کے اوپر لگائی جائے گی، جیسے: اَللہ
- اگر ہمزہ وصلی مکسور ہو تو اس کے نیچے لگائی جائے گی، جیسے: اِرتبتم
- اگر ہمزہ وصلی مضموم ہو تو اس کے سامنے لگائی جائے گی، جیسے: ا۔نظر

فائدہ:

یہ علامت اس وقت لگائی جائے گی جب ہمزہ وصلی سے ماقبل وقف کرنا اور ہمزہ وصلی سے ابتداء کرنا صحیح ہو۔

فائدہ:

اگر ہمزہ وصلی سے ماقبل (فکل وتب) کے حروف آنے کی وجہ سے وقف وابتداء

کرنا صحیح نہ ہو تو اس پر کوئی علامت نہیں لگائی جائے گی، جیسے:

فالله، كالطود، لا بنه، والطور، تالله، بالله

نقل

نقل کی بحث چار چیزوں پر مشتمل ہے:

① حرکت منقولہ

- جس حرکت کو نقل کیا جا رہا ہے، اگر اس کے ماقبل صحیح ساکن ہو تو اس حرکت کو نقل کر کے ماقبل حرف پر لگا دیں گے، جیسے: قَدَ افۡلَحَ
- اگر حرکت منقولہ سے ماقبل تنوین ہو تو اس حرکت کو لفظاً (یعنی نطقاً) ماقبل کی طرف نقل کر دیں گے، خطاً نہیں، جیسے: رحیمٌ ء أشفقتم

② منقولۃ الحرکت ہمزہ

جس ہمزہ کی حرکت نقل کی جارہی ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو حذف کر دیا جائے، جیسا کہ باب الھمزۃ میں گزرا ہے۔

③ علامت نقل

- علامت نقل چھوٹی سی لائن ہے، جیسے: (-) یہ علامت اس وقت لگائی جائے گی، جب ہمزہ اپنے ماقبل سے منفصل ہو، جیسے: من ـء امن، يَوۡمِئذٍ + جِلَتُ
- اگر ہمزہ اپنے ماقبل سے متصل ہو، جیسے: (ردءًا) یا لام تعریف ہو، جیسے: (الارض) تو اس صورت میں کوئی علامت نہیں لگائی جائے گی۔

④ محل علامت

منقولۃ الحرکت ہمزہ کی دو حالتیں ہیں، یا تو اس کی صورت ہوگی یا نہیں ہوگی۔

- اگر ہمزہ کی صورت نہ ہو تو علامت کو سطر پر ہی رکھ دیا جائے گا، جیسے: من — ء امن
- اگر ہمزہ کی صورت ہو تو علامت کو نقل کردہ حرکت کی جگہ رکھ دیا جائے گا، یعنی:

○ اگر ہمزہ مفتوح ہو تو علامت اس کے اوپر لگائی جائے گی، جیسے: قَدَاَفۡلَحَ

○ اگر ہمزہ مکسور ہو تو علامت اسکے نیچے لگائی جائے گی،

جیسے: مِنِ اِمۡلَاقٍ

○ اگر ہمزہ مضموم ہو تو علامت اس کے درمیان میں لگائی جائے گی،

جیسے: یَوۡمِئِذٍ + جِلَتۡ

تمرین

- ہمزہ وصلی پر دلالت کرنے والی علامت کی ہیئت میں علماء ضبط کے مذاہب بیان کریں؟
- ہمزہ وصلی کی علامت کے محل پر روشنی ڈالیں؟
- علامت ابتداء کے بارے میں علماء ضبط کے اقوال قلمبند کریں؟
- اگر ہمزہ وصلی سے پہلے (فکل وتب) کے حروف آ جائیں، تو علامت ابتداء کا کیا حکم ہے؟
- نقل کی بحث میں کونسی چار چیزیں پائی جاتی ہیں؟
- حرکت منقولہ کا حکم بیان کریں؟
- علامت نقل کا حکم بیان کریں؟
- محل علامت پر تفصیلی روشنی ڈالیں؟

آٹھویں فصل

اختلاس، اشمام اور امالہ کا بیان

- تعریفات
- علامت اختلاس، اشمام اور امالہ کا حکم
- ہیئت علامت
- محل علامت
- تمرین

تعریفات

اختلاس: حرکت کی ادائیگی میں جلدی کرنا، یا دو تہائی حرکت پڑھنا، جیسے: تَعْدُّوْا، نِعِمَّا

اشمام: ضمہ اور کسرہ سے مرکب حرکت کی کامل ادائیگی کرنا، اس میں ضمہ کا جزء مقدم اور قلیل، جبکہ کسرہ کا جزء مؤخر اور کثیر ہے، جیسے: قِيْلَ

امالہ: فتح کی ضد ہے، اور اس کی دو اقسام ہیں:

① **امالہ کبریٰ:** فتحہ کو کسرہ، اور الف کو یاء کی طرف مائل کرنا

② **امالہ صغریٰ:** فتحہ اور امالہ کے درمیان پڑھنا، اس لیے اس کو "بیــن بیــن" بھی کہتے ہیں۔

علامت اِختلاس، اشمام اور امالہ کا حکم

اختلاس، اشمام اور امالہ کی علامت لگانے یا نہ لگانے کے بارے میں علماء ضبط کے دو مذاہب ہیں:

- ایک جماعت ان امور (اختلاس، اشمام اور امالہ) پر علامت نہ لگانے کی قائل ہے، کیونکہ یہ امور اساتذہ سے مشافہۃً سیکھے جاتے ہیں، خط سے نہیں، اور حروف کا علامت سے خالی ہونا سوال کرنے کا سبب بنے گا۔

  اس مذہب کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔

- دیگر علماء ضبط ان پر علامت لگانے کے قائل ہیں، کیونکہ قاری اس عدم علامت کو ناقط (نقطے لگانے والے) کی غلطی اور غفلت شمار کرے گا، اور حرف کو خالص حرکت سے پڑھ لے گا۔

  اس مذہب کو امام دانی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے، اور اسی پر عمل ہے۔

ہیئت علامت

ان تینوں امور (اختلاس، اشمام اور امالہ) کی علامت دائرہ ہے، جو درمیان سے خالی اور مربع شکل کا ہو تو زیادہ اچھا ہے، جیسے (◊)

محل علامت

- مختلس حرف اگر مفتوح ہو تو یہ اس کے اوپر لگائی جائے گی، جیسے: تَعْدُّوا
- مختلس حرف اگر مکسور ہو تو یہ اس کے نیچے لگائی جائے گی، جیسے: نِعِمَّا
- مشمم حرف کے سامنے لگائی جائے گی، جیسے: قِيْلَ
- حرفِ ممال کے نیچے لگائی جائے گی خواہ

—امالہ کبریٰ ہو، جیسے: موسٰی

—یا امالہ صغریٰ ہو، جیسے: اَلْكٰفِرِينَ

فائدہ:

حرفِ ممال پر علامت امالہ صرف اس وقت لگائی جائے گی، جب وصلاً وقفاً دونوں حالتوں میں امالہ ہو رہا ہو: اگر فقط وقفاً امالہ ہو رہا ہو جیسے: اسماءِ مقصورہ مثلاً (فتًى، قرىً) یا جس کے بعد حرفِ ساکن آ جائے مثلاً (موسیٰ الکتاب، وتری الشمس) تو اس صورت میں حرکات کے ساتھ ضبط ہوگا، علامت امالہ نہیں لگائی جائے گی، کیونکہ یہاں وصلاً امالہ نہیں ہوتا اور ضبط وصل پر مبنی ہے۔

تمرین

- اختلاس، اشمام اور امالہ کی تعریف کریں؟
- اختلاس، اشمام اور امالہ کی علامت لگانے کا حکم بیان کریں؟
- اختلاس، اشمام اور امالہ کی علامت کی ہیئت بیان کریں؟
- علامت اختلاس، اشمام و امالہ کا محل بیان کریں؟
- حرف ممال پر علامت امالہ لگانے کی شرط بیان کریں؟

نویں فصل

رسماً محذوف حروف کا بیان

- محذوف حروف کی اقسام
- اسباب حذف
  - اجتماع مثلین
  - اختصار
  - محذوف کا عوض
- تمرین

محذوف حروف کی اقسام

محذوف حروف کی دو اقسام ہیں:

① کثیر الحذف: یہ تین حروف ہیں: الف، واوٗ اور یاء

② قلیل الحذف: یہ ایک حرف ہے، نون

ان حروف کا رسماً محذوف ہونا اس امر کا متقاضی ہے کہ ان پر دلالت کرنے کے لیے 'الحاق' لایا جائے تا کہ رسماً حذف کی مانند لفظاً (نطقاً) حذف کا وہم پیدا نہ ہو۔

اسباب حذف

حروف علت کو حذف کرنے کے تین اسباب ہیں:

① اجتماع مثلین

② اختصار

③ محذوف کے عوض کا وجود

مذکورہ تینوں اسباب کی تفصیل

① اجتماع مثلین

اگر حذف کا سبب اجتماع مثلین ہو، تو مثلین میں سے پہلا حرف ساکن ہوگا، یا مضموم ہوگا، یا مشدد ہوگا۔

الف: اگر پہلا حرف ساکن ہے، اور دوسرا حرفِ اصلی ہے، یا علامت جمع ہے، تو پہلا حرف الف ہوگا، جیسے: تَرَ ٰءَا

یا واوٗ ہوگا، جیسے: لِيَسُـُٔوا۟

یا یاء ہوگا، جیسے: النبيين

اگر ہم پہلے حرف کو محذوف مانیں، تو الحاق و عدم الحاق دونوں میں اختیار ہے، اور

اگر دوسرے حرف کو محذوف مانیں تو الحاق متعین ہے۔

مثالوں سے وضاحت

﴿ تَرَءَآ ﴾

اس کلمہ میں دو الف جمع ہیں، پہلا الف وزن فعل کا ہے، اور دوسرا الف بدلا ہوا لام کلمہ حرف اصلی ہے۔ تمام مصاحف ایک الف کی کتابت پر متفق ہیں۔ شیخین نے دونوں الفات میں سے کسی ایک الف کے حذف کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

☆ اگر پہلے الف کو حذف کرتے ہیں تو اس کا ضبط یوں ہوگا تَرَآءَا (الحاق)

یا یوں ہوگا تَرٰءَا (عدم الحاق)

☆ اگر دوسرے الف کو حذف کرتے ہیں تو اس کا ضبط یوں ہوگا۔

ترآءٰ (اس صورت میں الحاق متعین ہے)

﴿ النبیین ﴾ (نافع کی قراءت پر)

اس کلمہ میں دو یاء جمع ہیں، پہلی یاء وزن فعل کی، اور دوسری یاء علامت جمع کی ہے، اور تمام مصاحف ایک یاء کی کتابت پر متفق ہیں، مذکورہ دونوں یاءات میں سے کسی ایک یاء کو حذف کرنا جائز ہے۔

- اگر پہلی یاء کو حذف کیا جائے تو ضبط یوں ہوگا (النَّبِیِٓـــٔینَ) اور اسی پر عمل ہے یا ضبط یوں ہوگا (النَّبِـــِٔینَ)
- اگر دوسری یاء کو حذف کیا جائے تو ضبط یوں ہوگا (النَّبِیِٓـٔنَ)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

﴿ لِیَسُـٔوا ﴾

اس کلمہ میں دو واؤ جمع ہیں، پہلی واؤ عین کلمہ کی ہے، جبکہ دوسری واؤ جمع مذکر کی ضمیر ہے، اور تمام مصاحف ایک واؤ کی کتابت پر متفق ہیں، مذکورہ دونوں واؤ میں سے کسی ایک

واؤ کو حذف کرنا جائز ہے۔

☆ اگر پہلی واؤ کو حذف کیا جائے تو ضبط یوں ہوگا۔ لِيَسُـٔـوا اور اسی پر عمل ہے یا یوں ہوگا لِيَسُـٔـوا

☆ اگر دوسری واؤ کو حذف کیا جائے تو ضبط یوں ہوگا لِيَسوۥءُوا

(ب)

اگر پہلا حرف مضموم یا مشدد ہو تو پہلے حرف کو حذف کرنے سے الحاق متعین ہے، جبکہ دوسرے حرف کو حذف کرنے سے الحاق وعدم الحاق دونوں میں اختیار ہے۔

جیسے: یلوون، الامیین، وری

مثالوں سے وضاحت

﴿یلوون﴾

اس کلمہ میں دو واؤ جمع ہیں، پہلی واؤ عین کلمہ ہے، جبکہ دوسری واؤ علامت جمع ہے۔ اور تمام مصاحف ایک واؤ کی کتابت پر متفق ہیں۔

- اگر دوسری واؤ کو حذف کیا جائے تو اس کا ضبط یوں ہوگا: يَلْوُۥنَ اور اسی پر عمل ہے۔

  یا ضبط یوں ہوگا: يَلْوُۥنَ

- اگر پہلی واؤ کو حذف کیا جائے تو اس کا ضبط یوں ہوگا يَلْـُۥونَ

نوٹ: اس باب کے دیگر کلمات کا بھی یہی حکم ہے۔ جیسے الغاوون وغیرہ۔

﴿الأمّيين﴾

اس کلمہ میں دو یاء جمع ہیں، اور تمام مصاحف ایک یاء کی کتابت پر متفق ہیں۔

- اگر دوسری یاء کو حذف کیا جائے تو اس کا ضبط یوں ہوگا: (الْأُمِّيِّۦنَ)

اوراسی پر عمل ہے   یاضبط یوں ہوگا: الْأُمِّيِّنَ

۞ اگر پہلی یاء کو حذف کیا جائے تو اس کا ضبط یوں ہوگا: الْأُمِّيِّنَ

نوٹ: اس باب کے دیگر کلمات کا بھی یہی حکم ہے۔ جیسے ربانیین، الحواریین، النبیین (نافع کے علاوہ)

﴿وورى﴾

اس کلمہ میں دو واؤ جمع ہیں، اور تمام مصاحف ایک واؤ کی کتابت پر متفق ہیں۔

۞ اگر دوسری واؤ کو حذف کیا جائے تو اس کا ضبط یوں ہوگا: وُورى

اوراسی پر عمل ہے۔

یاضبط یوں ہوگا: وۥرى

۞ اگر پہلی واؤ کو حذف کیا جائے تو اس کا ضبط یوں ہوگا   ۥورى

نوٹ: اس باب کے دیگر کلمات کا بھی یہی حکم ہے، جیسے: المؤودة، داود

﴿جاءٰنا﴾ (نافع مکی اور شامی کی قراءت پر)

اس کلمہ میں دو الف جمع ہیں، پہلا اصلی ہے، اور دوسرا تثنیہ کا ہے، اور تمام مصاحف ایک الف کی کتابت پر متفق ہیں، لیکن اس کا حکم (یلوون) کے برعکس ہے، یعنی:

۞ اگر پہلے الف کو حذف کیا جائے تو الحاق وعدم الحاق دونوں جائز ہیں،

جیسے: جَآءَانا

اوراسی پر عمل ہے

یاضبط یوں ہوگا   جَـٓءانا

۞ اگر دوسرے الف کو حذف کیا جائے تو الحاق متعین ہے، جیسے: جاءٰنا

② اختصار:

اگر حذف کا سبب اختصار ہو، تو اس کا حکم یہ ہے کہ، محذوف حرف کی صورت کو ملحق

کردیا جائے، جبکہ اس میں دو شرطیں موجود ہوں۔

— محذوف حرف وسط کلمہ میں ہو، جیسے: الغٰلمین، بینٰت، صٰلح

— اس کے مابعد ساکن نہ ہو۔

اگر اس کے مابعد ساکن ہو، تو اس کے ضبط میں دو وجوہ ہیں:

(الف) الحاق ہوگا، جیسے: وَالصّٰٓفّٰتِ

اور اسی پر عمل ہے۔

(ب) عدم الحاق ہوگا، جیسے: وَالصّٰفّٰتِ

فائدہ:

علماء ضبط کا لفظ جلالہ (اللّٰـه) کے محذوف الف کے عدم الحاق پر اتفاق ہے تاکہ لفظ (اللّٰه) اور لفظ (اللّٰت) میں فرق ہو جائے۔

فائدہ: اگر محذوف حرف متطرفہ ہو، تو اس کا حکم حذف اور عدم الحاق ہے، جیسے: الدعاء

③ محذوف کا عوض

اگر حذف کا سبب محذوف کے عوض میں واؤ یا یاء کا وجود ہو، تو اس کا حکم الحاق ہے، جو عوض میں آنے والے حرف کے اوپر لگا دیا جائے گا، جیسے:

الصّلوٰة، الزکوٰة، موسٰی، هُدٰىهُمْ

فائدہ: اگر محذوف حرف متطرفہ ہو، اور اس کے بعد ساکن ہو، تو عدم الحاق ہوگا، جیسے: موسی الکتاب، عیسی بن مریم

ملحقات

﴿ادّٰرَءْتُمْ﴾ (سوسی اور ابو جعفر کی قراءات پر)

اس کلمہ میں دو الف محذوف الرسم ہیں، لہٰذا اس میں دو جگہ الف کا الحاق متعین ہے، ایک تو دال کے بعد اور دوسرا راء کے بعد، اس کا ضبط یوں ہوگا: فَادّٰرَٰتُمْ

﴿إیلٰفهم﴾

اس کلمہ کے ضبط میں دو مذاہب پائے جاتے ہیں:

① اس کی یاء کو باریک قلم کے ساتھ لام سے ملا کر لکھا جائے، جیسے: إیلٰفهم

② اللبیب نے الٹی یاء کے ساتھ الحاق کو جائز قرار دیا ہے، جیسے: إ ے لفهم اور اسی پر عمل ہے۔

﴿ننجی﴾

یہ لفظ بھی تمام مصاحف میں ایک نون سے لکھا ہوا ہے، پس قراءت اظہار کے مطابق اس کا ضبط الحاق نون سے ہوگا، لیکن اس کے ضبط میں فرق ہے۔

(i) مشارقہ کے ہاں ضبط: نُنۨجِی

مغاربہ کے ہاں ضبط: ننجی (دوسرا نون باریک خط کے ساتھ)

فائدہ:

(لـننظر، لننصر) کے نون میں بھی یہی حکم ہے، کیونکہ ایک قول کے مطابق یہ ایک نون سے مرسوم ہیں، لیکن ہمارے ہاں ان کو دو نونوں سے لکھنے پر عمل ہے۔

﴿حَيَّ﴾

امام نافع، امام بزی، امام شعبہ امام ابو جعفر اور امام یعقوب ﷭ کی اظہار والی قراءت کے مطابق اس کے ساتھ دوسری یاء کا الحاق کر دیا جائے گا، اور اس کا ضبط یوں ہوگا:

حَيِـيَ

﴿یَسۡتَحۡيِ﴾

اس کلمہ میں یاء کے حذف کے بارے میں دو قول ہیں۔

① اگر پہلی یاء حذف ہو تو اس کا ضبط یوں ہوگا۔ یَسۡتَحۡـيِۦ

② اگر دوسری یاء حذف ہو تو اس کا ضبط یوں ہوگا۔ یَسۡتَحۡيِ ۦ

اور یہی معمول بہ ہے۔

﴿تؤوی﴾

ہر وہ کلمہ جس میں دو مثلین جمع ہوں، اور ان میں سے پہلا ہمزہ کی صورت ہو، تو اس کے ضبط میں تین مذاہب ہیں:

① ہمزہ کی صورت کا عدم الحاق: تُـوِیۡ

② ہمزہ کی صورت کا الحاق: تُـٔـوِی

③ ہمزہ کی صورت کا اثبات، اور حرف ثانی کا الحاق تؤوی

ان میں سے پہلا مذہب معمول بہ ہے۔ لیکن پاکستانی مصاحف میں تیسرا معمول بہ ہے۔ ؟ پاکستانی مصاحف میں بھی پہلا ① ہے۔

فائدہ:

رءیا، مثاب، تبوءا، مستهزءون، متکئین اور مسئولا کا بھی یہی حکم ہے۔

﴿الرءیا﴾

جب معرفہ ہو، جیسے: (الرؤیا، رؤیاك، رؤیای) تو اس کے ضبط میں دو مذاہب ہیں:

① ہمزہ کی صورت کا عدم الحاق: الرءیا، رءیاك، رءیای
اور اسی پر عمل ہے۔

② ہمزہ کی صورت کا الحاق: الرؤیا، رؤیاك، رؤیاي

﴿أولياء﴾

لفظ(اولیاء) جب ضمیر کی طرف مضاف ہو، جیسے:(أَوْلِيَآءَهٗ، اولیاء هم) تو اس میں ہمزہ کی صورت کے اثبات وحذف میں دوقول ہیں:

① اگر ہمزہ کی صورت ثابت ہوتو اس سے ماقبل الف کو ثابت رکھنا اور حذف کرنا دونوں طرح جائز ہے۔

اثبات الف کی مثال: أولياؤهم یہی معمول بہ ہے۔

حذف الف کی مثال: أَوْلِيَـٰٓؤُهُمْ

② اگر ہمزہ کی صورت محذوف ہو، تو اس سے ماقبل الف کو حذف کرنا واجب ہے، اور الحاق متعین ہے، جبکہ ہمزہ کی صورت کا الحاق وعدم الحاق دونوں جائز ہیں۔

الحاق کی مثال: أَوْلِيَـٰٓؤُهُمْ

عدم الحاق کی مثال: أَوْلِيَـٰٓـهُمْ

﴿جزاءهٗ﴾

لفظ(جـزاءہ) مضاف الی الضمیر میں بھی (اولیاءہ) والے چاروں مذاہب پائے جاتے ہیں، مگر اس میں عمل الف کو حذف کر کے اس کا الحاق لگانے اور ہمزہ کی صورت کے اثبات پر ہے، جیسے: جَزَآؤُهٗ

﴿لا تأمَنَّا﴾

اس کلمہ میں تین قراءات ہیں:

① ادغام محض

② اشمام

③ روم

①ادغام محض

ادغام محض کی صورت میں اس کا ضبط واضح ہے۔ لَا تَأۡمَنَّا

② اشمام

اشمام کی قراءت پر اس کے ضبط میں دو مذاہب ہیں:

○ میم اور نون کے درمیان چوکور نقطہ لگا دیا جائے، جیسے: لَا تَأۡمَـنَّا اور اسی پر عمل ہے۔

○ میم اور نون کے درمیان یا نون کے بعد چھوٹا سا خط کھینچ دیا جائے۔

جیسے لَا تَأۡمَـنَّا ، لَا تَأۡمَنَّـا

③ روم

روم کی قراءات کے مطابق بھی اس کے ضبط میں دو مذاہب ہیں:

○ میم اور نون کے درمیان چھوٹا سا نون لگا دیا جائے، جیسے: تَأۡمَـنَا

○ میم اور نون کے درمیان چوکور نقطہ لگا دیا جائے، جیسے: تَأۡمَـنَا

اور اسی پر عمل ہے۔

تمرین

- رسماً محذوف حروف کی اقسام بیان کریں؟
- اسباب حذف لکھیں؟
- سبب حذف 'اجتماع مثلین' کے قواعد کو تفصیل کے ساتھ لکھیں؟
- قواعد ضبط کی روشنی میں درج ذیل کلمات کا ضبط قلمبند کریں؟
- تراء ا، النبیین، لیسوء، یلوون، ووری
- سبب حذف 'اختصار' کے قواعد قلمبند کریں؟
- لفظ جلالہ (اللہ) اور لفظ (الدعاء) کے ضبط پر روشنی ڈالیں؟
- سبب حذف 'محذوف کا عوض' کے قواعد لکھیں؟
- قواعد ضبط کی روشنی میں درج ذیل کلمات کا ضبط قلمبند کریں؟
- ادارء تم، ایلفھم، ننجی، حَــيَّ، تؤوی، الرؤیا
- لفظ (أولیاء) مضاف الی الضمیر کا ضبط قلمبند کریں؟
- لفظ (لا تأمنا) کا ضبط قلمبند کریں؟

دسویں فصل

رسماً زائد حروف کا بیان

- حروف زائدہ کی تعداد
- علامت حروف زائدہ
  - الف زائدہ کی بحث
  - یاءزائدہ کی بحث
  - واؤزائدہ کی بحث
- تمرین

حروف زائدہ کی تعداد

رسماً زائد حروف کی تعداد تین ہے: الف، واؤ، اور یاء

یہ حروف کتابت میں مرسوم ہوتے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے، لہٰذا ضروری ہے کہ ایک ایسی علامت مقرر کی جائے، جو ان حروف کے زائدہ ہونے پر دلالت کرے۔

علامت حروفِ زائدہ

حروفِ زائدہ کی علامت کے بارے میں علماء ضبط کے دو مذاہب ہیں:

① حروف زائدہ کی علامت معانقہ کیئے ہوئے دو الف ہے۔ (x) اس علامت کو حروف زائدہ کے اوپر رکھا جائے گا۔ بعض اہل مشرق کا اسی پر عمل ہے۔

② حروفِ زائدہ کی علامت گول دائرہ ہے۔ (o) اس علامت کو حروف زائدہ کے اوپر رکھا جائے گا، اور اسی پر عمل ہے۔

الف زائدہ کی بحث

الف دس صورتوں میں زائد ہوتا ہے:

① لام کے ساتھ متصل، صورت ہمزہ کے مفتوح الف کے بعد زیادہ کردیا جاتا ہے، جیسے:

لَأَاْذْبَحَنَّهٗ، لَأَاْوْضَعُوا، لَأَاْتَوْهَا، لَأَاْنْتُمْ

مذکورہ چاروں کلمات میں سے پہلے کلمہ (لَأَاْذْبَحَنَّهٗ) میں الف کی زیادتی، جبکہ باقی تین کلمات میں عدم زیادتی پر عمل ہے۔

② لام کے ساتھ متصل، صورت ہمزہ کے مکسور الف کے بعد زیادہ کردیا جاتا ہے، جیسے: لِإِاْلَى الجحيم، لِإِاْلَى الله

مذکورہ دونوں کلمات میں الف کی عدم زیادتی پر عمل ہے۔

③ کسرہ اور فتحہ کے درمیان زیادہ کر دیا جاتا ہے، جیسے: مِاْئَة، مِاْئَتَيْنِ ثَلٰثِمِاْئَة

④ کسرہ اور کسرہ سے پیدا ہونے والی یاء کے درمیان زیادہ کر دیا جاتا ہے، جیسے: وَجِاْىٓءَ

⑤ فتحہ اور یاء ساکنہ کے درمیان زیادہ کر دیا جاتا ہے، جیسے: تَاْيْئَسُواْ، يَاْيْئَسُ، لِشَاْىْءٍ، اسْتَاْيْئَسُواْ، اسْتَاْيْئَسَ

مذکورہ پانچوں کلمات میں سے آخری دو کلمات (اسْتَـاْيْـئَسُواْ، اسْتَاْيْئَسَ) میں عدم زیادتی پر عمل ہے۔

⑥ متطرفہ واؤ جمع کے بعد زائد ہوتا ہے، جیسے: قَالُواْ

⑦ متطرفہ واؤ مفرد کے بعد زائد ہوتا ہے، جیسے: أَدْعُواْ ربی

⑧ ہمزہ کی صورت واؤ متطرفہ کے بعد زائد ہوتا ہے، جیسے: تَفْتَؤُاْ، جَزٰٓؤُاْ

⑨ الف کے عوض میں آنے والی واؤ متطرفہ کے بعد زائد ہوتا ہے، جیسے: ٱلرِّبَـوٰاْ

⑩ قیاساً ہمزہ کی صورت میں واؤ کے بعد زائد ہوتا ہے، جیسے: اِنِ امْرُؤٌاْ، لُؤْلُؤًاْ

فائدہ:

چار انواع ایسی ہیں جن میں الف زائد ہوتا ہے، مگر اس پر علامت لگانے کے بارے علماء ضبط کا اختلاف ہے۔

① لأهب (یاء کی قراءت پر)

② ابن

③ اذا، لنسفعا، ليكونا

④ لكنا، أنا، الظنونا، الرسولا، السبيلا

مذکورہ چاروں انواع میں سے پہلی تین صورتوں میں الف زائدہ کو علامت سے خالی

رکھنے اور آخری صورت میں علامت لگانے پر عمل ہے۔

مگر جب الف زائدہ کے بعد ساکن حرف آ جائے تو علامت نہیں لگائی جائے گی،

جیسے: أنا النذير

یاء زائدہ کی بحث

یاء تین صورتوں میں زائد آتی ہے:

① ہمزہ مکسورہ کے بعد، جب اس سے پہلے الف نہ ہو، جیسے: أَفَإِيْنْ

مِن نَّبَإِيْ الْمُرْسَلِيْنَ

اسی طرح قول راجح پر لفظ (مَلَاءُ) جب مضاف ہو۔ جیسے

مَلَإِيْهِ، مَلَإِيْهِمْ

② ہمزہ مکسورہ سے پہلے جب یاء سے پہلے الف ہو اور یہ سات کلمات ہیں۔ تلقاءئ نفسی، ایتاءئ ذی القربی، ومن ء اناىء اللیل، من وراءئ حجاب، بلقاءئ ربھم، ولقاءئ الاخرۃ، واللاءئ (حذف یاء کی قراءت پر)

ان تمام کلمات میں علامت نہ لگانے پر عمل ہے۔

③ یائے ساکنہ کے بعد، جیسے: بِأَيْيْدٍ

جبکہ لفظ (بِأَيِيكُمْ) میں پہلی یاء علامت سے خالی اور دوسری یاء مشدد ہوگی۔

واؤ زائدہ کی بحث

واؤ ہمزہ مضمومہ سے شروع ہونے والے ان پانچ کلمات (أُوْلُوا، أُوْلَات، أُوْلِي، أُوْلَاءِ، أُوْلَٰئِكَ) میں زائد آتی ہے۔

تمرین

- رسماً کون کون سے حروف زائد ہوتے ہیں؟
- حروف زائدہ کی علامت میں علماء ضبط کا اختلاف قلمبند کریں؟
- الف زائدہ کی صورتیں لکھیں؟
- یاء زائدہ کی صورتیں بیان کریں؟
- واؤ زائدہ کے ضبط پر روشنی ڈالیں؟

گیارہویں فصل

لام الف (لا) کا بیان

- ☐ لام الف کی ہیئت
- ☐ لام الف میں علماء ضبط کا اختلاف
- ☐ نتیجۂ اختلاف
- ☐ تمرین

لام الف کی ہیئت

یہ لفظ دو حرفوں کا مرکب ہے، جس کے دونوں کنارے اوپر کو بلند ہوتے ہیں، اور اس کے نیچے چھوٹا سا گول دائرہ نما ہوتا ہے، جیسے: (لا)

لام الف میں علماء ضبط کا اختلاف

لام الف (لا) کے دونوں کناروں میں سے کونسا کنارہ الف ہے، اس میں علماء ضبط کا اختلاف ہے:

① امام خلیل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلا کنارہ الف ہے، اہل مغرب کا یہی مذہب ہے۔
② امام اخفش رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دوسرا کنارہ الف ہے، اور اسی پر ہمارا عمل ہے۔

نتیجۂ اختلاف

مذکورہ اختلاف کے نتیجہ میں لام الف کے ضبط میں بھی اختلاف واقع ہوگا، جس کی تین عمومی صورتیں ہیں:

① الف کی صورت پر رکھے جانے والے ہمزہ کے ضبط کا حکم،

جیسے: الارض

خلیل کے مذہب پر اس کا ضبط یوں ہوگا: الأَرْض

جبکہ اخفش کے مذہب پر اس کا ضبط یوں ہوگا: الْأَرْض

② الف پر رکھی جانے والی علامت مد کا حکم،

جیسے: لا إله

خلیل کے مذہب پر لآَ إِلَـٰهَ

اخفش کے مذہب پر لَآ إِلَـٰهَ

③ لفظاً الف کے ساتھ ہمزہ متصلہ کا حکم ہے،

جیسے: لاکلون، هولاء

امام خلیل کے مذہب پر اس کا ضبط یوں ہوگا: لَأَكلون، هولآء

امام اخفش کے مذہب پر اس کا ضبط یوں ہوگا: لَأُكلون، هؤلآء

تمرین

- لام الف کی ہیئت پر روشنی ڈالیں؟
- لام الف کی ہیئت میں علماء ضبط کا اختلاف قلمبند کریں؟
- لام الف میں علماء ضبط کے اختلاف کی روشنی میں نتیجۂ اختلاف نقل کریں؟
- قواعد ضبط کی روشنی میں درج ذیل کلمات کا اختلاف قلمبند کریں؟

الاخرة، لا إله، لا كلون، هو لاء

بارہویں فصل

یاء متطرفہ کا بیان

- یاء متطرفہ کا ضبط
- یاء متطرفہ کی اقسام
- یاء متطرفہ کی اقسام کا حکم
- تمرین

یاءِ متطرفہ کا ضبط

یاءِ متطرفہ کے ضبط میں اہل علم کا اختلاف ہے، کہ اسے موقوصہ (یعنی سامنے سے اوپر کو اٹھی ہوئی) لکھا جائے، جیسے: (ی) یا معقوصہ (یعنی پیچھے کو مڑی ہوئی) لکھا جائے، جیسے: (ے)

یاءِ متطرفہ کے ضبط کو جاننے کے لیے اس کی اقسام کو جاننا ضروری ہے۔

یاءِ متطرفہ کی اقسام

یاءِ متطرفہ کی آٹھ اقسام ہیں۔

① مفتوحہ جیسے : إن ولِيَ الله
② مکسورہ جیسے : فبأي
③ ساکنہ حیہ (لین) جیسے : ذواتی
④ ساکنہ میتہ (مدہ) جیسے : الذی
⑤ منقلبہ جیسے : الهدٰی
⑥ بصورت ہمزہ جیسے : كل امرئ
⑦ زائدہ جیسے : من نباي
⑧ مضمومہ جیسے : الله وليُّ الذين

یاءِ متطرفہ کی اقسام کا حکم:

امام ابوداوٗد، امام البلنسی، امام التجیبی اور امام اللبیب رحمہم اللہ کے کلام سے محسوس ہوتا ہے کہ:

- مفتوحہ اور منقلبہ کو موقوصہ (ی) لکھنا راجح ہے۔
- مضمومہ میں دونوں طرح (یعنی موقوصہ (ی) اور معقوصہ (ے)) جائز ہے۔

- مکسورہ اور ساکنہ(کی دونوں انواع حیہ ومیتہ) میں معقوصہ (ے) راجح ہے۔
- جبکہ زائدہ اور بصورت ہمزہ والی یاء میں معقوصہ (ے) لکھنا متعین ہے۔

فائدہ:

ہمارے ہاں یاء کی مذکورہ آٹھوں اقسام کو موقوصہ (ی) لکھنے پر عمل ہے، سوائے ایک کلمہ (إ ے لفهم) کے، یا جب یاء کو صلہ پر دلالت کرنے کے لیے بطور الحاق لگایا جائے،

جیسے: (بهٖ ے کثیرا، فیهٖ ے هدی)

یا جب اجتماع ساکنین کی وجہ سے محذوف ہو، اور اس کا الحاق مقصود ہو،

خواہ متوسطہ ہو، جیسے: (الْأُمِيِّنَ) یا متطرفہ ہو، جیسے: (لا یستحیی ے)

تمرین

- یاءِ متطرفہ کے ضبط میں اہل علم کا اختلاف بیان کریں؟
- یاءِ متطرفہ کی اقسام بیان کریں؟
- یاءِ متطرفہ کی تمام اقسام کا الگ الگ حکم بیان کریں؟
- یاءِ متطرفہ کے ضبط میں ہمارے (یعنی اہل مشرق کے) عمل کی وضاحت کریں؟

خاتمہ

فواصل، سجدات، احزاب، ارباع، اخماس، اعشار، سکتات، اور اوقاف کی علامات متاخرین اہل علم کی خدمات ہیں۔ ان کے بارے میں اہل علم کے ہاں تین مختلف آراء پائی جاتی ہیں کہ:

① مطلقاً جائز ہیں۔

② مطلقاً مکروہ ہیں۔

③ تعلیمی مصاحف میں جائز ہیں، جبکہ امہات المصاحف میں مکروہ ہیں۔

علاماتِ وقف

علامات وقف پانچ ہیں:

① م : یہ وقف لازم کی علامت ہے۔

② قلی : یہ وقف جائز کی علامت ہے، لیکن اس پر وقف کرنا اولیٰ ہے۔

③ ج : یہ وقف جائز کی علامت ہے، یہاں وقف کرنا یا نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔

④ صلی : یہ وقف جائز کی علامت ہے، لیکن یہاں وصل کرنا اُولیٰ ہے۔

⑤ ∴ ــــــ ∴ یہ وقف معانق کی علامت ہے، اگر ان دونوں علامتوں میں سے ایک پر وقت کر دیا تو دوسرے پر وقف کرنا غلط ہوگا۔

قارئین کرام!

سیدنا مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً

"صالح، نیک بخت لوگ یکے بعد دیگرے سب چلے جائیں گے باقی بے کار اور نکمے لوگ رہ جائیں گے جس طرح ردی کھجوریں یا جو کا بھوسہ پڑا رہتا ہے جن کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔"

{البخاری: کتاب الرقاق باب ذهاب الصالحين: ٦٤٣٤}

اگر آپ چاہتے ہیں کہ

1. خالص للّٰہیت کے خطوط اور منہج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے بچوں کی تربیت ہو۔
2. کتاب و سنت کی روشنی میں پھلنے پھولنے والے افراد تیار ہو کر معاشرے کو روحانی رنگ دیں اور اسلامی تہذیب کے امین بن جائیں۔
3. مسلمان عناد و تعصب اور دیگر غلاظتوں سے دور ہو کر محبت اور یگانگت سے ہمکنار ہو جائیں اور ان کو اسلامی افکار سے آشنا کیا جائے۔
4. اسلام کے مخالف جملہ فتنوں کی بیخ کنی و سرکوبی ہو اور کلمہ حق کا بول بالا ہو۔
5. انحائے عالم و اقطار الارض میں بھٹکی ہوئی امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح تعلیم و تبلیغ کے ساتھ صحیح عقیدہ و عبادات کا فہم اور اس کی اہمیت کا علم ہو۔

تو آئیے!

اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہمارے ساتھ ہم رکاب ہو کر دینی حمیت و شعور کا ثبوت دیجئے شاید کہ اس طرح امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا مقام و وقار حاصل کر سکے۔

واللہ المستعان وبه الثقة والتكلان